

الکتاب فی التعلیم و التدریس

مکتب مدرس عالی علمیه و تحقیقات اسلامی در تبریز

۱۳۱۱
اصول التعلیم و التدریس
از دکتر محمد علی

۱۳۱۱

مکتب مدرس عالی علمیه و تحقیقات اسلامی در تبریز

مطبع مسلمین و واقع در تبریز

اعلان عام و مختصر فہرست کتب تصوف

ایضاً ان کو از یاد میں رکھنا چاہیے کہ اس کتاب میں جہاں قسم کی کتب یعنی تصانیف بی پرہیزانہ، فحش، حدیث، تفسیر، صرف، نحو، منطق، وغیرہ عربی فارسی
آوردہ گئے۔ خود باب او و بالین کہ یہ کتب تمام و کفایت فرمیدانہ کی جاتی ہیں۔ جو بہت کمال کتب خانہ و مطبعہ طلبہ کے لئے پر مصلیٰ ہے۔
تفسیر، حدیث، منطق، ریاضیہ، طبیعیات، فلسفہ، تاریخ، جغرافیہ، طب، کیمیا، فزکس، وغیرہ۔ یہ کتاب علم تصوف میں ہے لہذا ان صفحات سادہ پر کثرت
کرتے ہوئے کتاب کا ناظرین اس غلاف کی دیگر کتب سے مطلع ہوں اور استفادہ اُنہا میں۔ علم دوست حضرات
یہ غلاف اور کتاب کو منگور فرمائے۔ یہ فقط العبد خاں کا غلام احمد خان غنی عنہ رحمہ اللہ کی تصنیف و تالیف ہے۔

رقم کتاب	عنوان کتاب	مجلد	تعداد صفحات	توضیحات
۱	توضیح در اصول فقه	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲	شرح کلمات از ملا ابراهیم	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳	موسم بر ریاض خصال	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴	از دلی محمد اکبر آبادی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۵	خیابان آرزو	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۶	بهار بانال مصنف غیاث اللغات	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۷	چهارستان هم بلوی گلستان	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۸	تیارستان جامی - از جامی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۹	گلستان حکیم قاضی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۰	اخلاق جلالی محشی لغت و خوشخط	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۱	اخلاق ناصری	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۲	اخلاق حسنی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۳	معادن الجواهر	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۴	فتوی سلیمان مرعطی حکیمان	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۵	نکات احسانی در تہذیب اخلاق	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۶	چوبندستان سعادت نامہ سال	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۷	عبدالعزیز بن عبدالمؤمنین	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۸	افش الارواح	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۱۹	کلمہ حق از شاه عبدالرحمن لکهنوی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۰	کتابت از علی شیخ شرف الدین	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۱	کتابت از شیخ شرف الدین نجفی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۲	کتابت از امام ربانی محمد باقر	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۳	مطلع الانوار محشی از خسرو	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۴	توضیح در اصول فقه	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۵	شرح کلمات از ملا ابراهیم	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۶	موسم بر ریاض خصال	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۷	از دلی محمد اکبر آبادی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۸	خیابان آرزو	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۲۹	بهار بانال مصنف غیاث اللغات	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۰	چهارستان هم بلوی گلستان	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۱	تیارستان جامی - از جامی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۲	گلستان حکیم قاضی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۳	اخلاق جلالی محشی لغت و خوشخط	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۴	اخلاق ناصری	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۵	اخلاق حسنی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۶	معادن الجواهر	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۷	فتوی سلیمان مرعطی حکیمان	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۸	نکات احسانی در تہذیب اخلاق	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۳۹	چوبندستان سعادت نامہ سال	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۰	عبدالعزیز بن عبدالمؤمنین	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۱	افش الارواح	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۲	کلمہ حق از شاه عبدالرحمن لکهنوی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۳	کتابت از علی شیخ شرف الدین	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۴	کتابت از شیخ شرف الدین نجفی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۵	کتابت از امام ربانی محمد باقر	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۶	مطلع الانوار محشی از خسرو	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۷	توضیح در اصول فقه	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۸	شرح کلمات از ملا ابراهیم	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۴۹	موسم بر ریاض خصال	۱	۱۰۰	مطبع کتبی
۵۰	از دلی محمد اکبر آبادی	۱	۱۰۰	مطبع کتبی

علی بن ابی طالب علیہ السلام نے علی خیر خلقی و آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد
 بعد از مدتی عیال و عیال محمد خان خانی نظامی سیلانی عرض کرتا ہے کہ حضرت مولانا
 محمد علی دین زرداوی علیہ الرحمۃ نے جو خطائے اعظم حضرت سلطان المشایخ علیہم السلام
 سے مین ایک سالہ موسوم بہ اصول السماع و بیان حلت سماع بزبان عربی بطور اجتہاد
 تحریر فرمایا ہے۔ اس عاصی نے واسطے ہم عام ترجمہ اسکا روزبان میں کیا۔ اور بعض
 مسئلہ صحیح بنیہ جناب قاضی شہناو احمد پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے عظام اور رویشان کامل
 غلامان نقشبندیہ سے مین مقام مناسب پر اضافہ کئے۔ قبل ازین کہ ترجمہ شروع کیا جاوے
 تحریر علی۔ و فضائل علی حضرت ممدوح کتاب سیر الاولیاء سے تحریر کئے جاتے مین۔ پانچویں
 خلیفہ حضرت سلطان المشایخ علیہ الرحمۃ و الرضوان حضرت عالم ربانی عاشق سبحانی بوفور علم و
 عظمت طبع اہد شدت مجاہدہ۔ و جذوق مشاہدہ۔ اور نہایت تہک و تجرید۔ اور کثرت کتب
 و بیان یاران اعلیٰ سے مشہور۔ حضرت مولانا فخر الدین زرداوی قدس سرہ الغریز
 سیان اہل بیت ہنگ مجسم بشتی تہہ جو کوئی ادنیٰ کیا مبارکہ نظر کرتا تحقیق جانتا کہ یہ بزرگ
 و اصلاں و گاہ حق قلے سے مین۔ حالات اوکے چند بیانون مین لکھے جاتے مین۔
 یہاں پر بیان ارادت لائے انحضرت کے۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمد و علیہ الرحمۃ
 فرماتے مین۔ شہر اہلی میں جب مولانا فخر الدین زرداوی دیران بزرگش اور مین بعد
 مولانا فخر الدین باوجود استادان کامل سے تھے ایک ہی مجلس مین ہر ایہ پڑھتے
 نہایت تیز طبع اور نہایت زیادہ مولانا فخر الدین زرداوی سے اور کوئی نہ تھا۔ فاما طریق
 تعصب کامہ۔ بیانون سے لکھتے تھے۔ جب کسی کو حضرت سلطان المشایخ کا اتنا تعصب
 نہ کہ کرتے تھے۔ نہایت زیادہ مین کہتا ہے تعصب جیسی کہ کہ کہ اوس بادشاہ دین کو نہیں کیا

العرض ایک دفعہ میں اونکو ترغیب دیکر مجددت سلطان المشایخ سے لایا بعد قدسوس حضرت نے دریافت فرمایا آپ شہر میں کس سے تعلیم کرتے ہیں۔ عرض کیا مولانا فخر الدین بانی شاخ سے فرمایا کیا کتاب میں بحث کی جاتی ہے عرض کیا ہاں میں۔ اور محل سبق تقریر کر کے جو غیب وار ہوتا تھا اوسکو دریافت کیا حضرت سلطان المشایخ کے کمال تجربہ سے بطریق دانشمند جواب شروع کیا غایت لطافت تقریر سلطان المشایخ سے مولانا فخر الدین زراوی حیرت میں ہو گئے اور میر نوذریک ہو کر کان میں کہا۔ چاہتا ہوں ایسے وقت کلاہ ارادت لوں۔ حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا مولانا کیا کہتے ہیں عرض کیا کلاہ ارادت چاہتے ہیں۔ فرمایا کسی دوسری مجلس میں دینگے مولانا فخر الدین زراوی نے کہا۔ اگر اسی وقت کلاہ ارادت عطا نہیں ہوتی پسے کو ہلاک کروں گا میں نے یہہ حال حضرت سلطان المشایخ سے معروض کیا اسی وقت کلاہ ارادت سے مشرف ہو کر مخلوق پہی ہوئے اور گروہ دانشندان اور قیل قال انکی سے علیحدہ ہو کر حلقہ درویشوں میں آئے اور سب کتابیں اپنی یاروں کو تقسیم کر دیں اور غرور دانشندی و طلب جاہ دل سے دور کیا امیر خسرو فرماتے ہیں۔ بود ذوق عقل پیش ازین باد غرور در مرم ہم پیش ویر تو خاک شد اینہم گنہ کلاہیم اوس دن کے بعد یہ بزرگ سلک بند گان خاص میں منسلک ہوئے ناز پنج وقت جماعت خانہ ہی میں پڑتے اور مجلس روحانیوں سے مودم ادنیٰ پرورش پاتے اور مست ذوق اوس صحبت میں رہتے یہاں تک ایام حیات جب تک حضرت سلطان المشایخ تک اوس آستانہ سے دوسری نہ اختیار کی۔

بیت چشوق آنرا سلم است اسے جان میوہ کو نہد سہیر آستانہ دوست باج بعد وصال حضرت سلطان المشایخ کے مولانا کو آرام و قرار نہ رہا۔ کبھی کنارہ دریائے جون اور کبھی لونی میں۔ اور کبھی حوض علانی پر مقام فرماتے گلہ سفر و دور از اختیار کر کے اجیر شریف و پاک پٹن کی زیارت کرتے۔ ورنہ بیان مجاہدہ مولانا و مشغولی باطن بعد نقل حضرت سلطان المشایخ۔ بند یستاد کی ایک مسجد میں۔ جو ویرانہ اور جکی سکونت ہوا محو الی شیر و گرگ ہے مشغول بیاد اہی ہوئے فن یا را دی ہی خدمت مولانا میں تھے گنجیب میں

دن تک کچھ کھانے کو نہ ملا وہ تینوں بزرگ وہاں سے چلے آئے مولانا تنہا وہاں پر رہ کر جب یہ حال سید نور الدین مبارک اپنے سید محمود کربانی علیہ الرحمۃ کو جو یاران اعلیٰ و دوستان قدیم حضرت سلطان الشاہ سے تھے معلوم ہوا کسی قدر طعام تیار کر کر اور کسی قدر سامان خور و نوش لیکر سہ مولانا رکن الدین اندلیچی۔ و مولانا سربراہ الدین عثمان و مولانا صدر الدین۔ و عہدہ اللہ کوئی رکاب دار حضرت سلطان الشاہ بیتا پر گئے وہاں جا کر دیکھا کہ وہ بادشاہ فقیر و مجاہد و جہادکار بن درمیان مسجد اوس زندہ کبے کے مقام شیریں اور اثر دھونکا ہے اور سامنے کی کنوئیاں کشا طراف پر پڑی ہیں بے التفات بجا احدی متقل قبلہ مشغول بحق بیٹھ ہیں۔ اور آٹھ روز گذرے ہو کہ مولانا نے بوقت افطار طعام لکھا یا تھا۔ کچھ ضعف اور طلال چہو مبارک سے ظاہر نہیں ہوتا تھا روح مجرد ہو گئے تھے اور وہ ویرانہ جنگل اذکی برکات سے روشن و نور ہو رہا تھا۔ حکیم ثنائی فرماتے ہیں۔

دست و کھار گیر چو وحوش خانان نہایان بگرہ و سوش
قوت عیسے چو نایمان سازند ہم بدان جدش خانہ پروازند
جبوقت یہ یار اس عاشق صادق کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت مولانا نے بہت خوش ہو کر قدم پاران کو نصیحت سمجھا اور ہر ایک کو بقدر اندازہ اذکی معذرت کی کہ ایسی موقعہ پر ایسے تکلیف اذہائی معلوم ہوتا ہے سیر دوست جو چلے گئے ہیں اور نہون خبر دی پھر فرمایا سبحان اللہ ایک تو موافقت نمکین اور دوسرے کیس کا راز ظاہر کریں غاما آپ صاحبان سعادت ملاقات دینی ہی خدا تعالیٰ نے یہی سبب پیدا کر دیا۔ بعد نقل حضرت سلطان الشاہ کے حضرت مولانا نے صوم و دام اختیار فرمائے تھے اور تا ایام حیات مجاہد ہی میں مشغول رہے۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو ترقی ہو کو ایک دو جینے میں ہوتی تھی مولانا فخر الدین زندادی کو ایک دو ساعت میں ہوتی تھی۔ بیان تحجیر علم حضرت مولانا حضرت امیر مبارک علیہ الرحمۃ مصنف کتاب سیر الارباب فرماتے ہیں یہ ایام حیات حضرت سلطان الشاہ ایک آئینہ ہوا شریف جو مالکی مذہب کہتے تھے غیاث پور میں آٹھ سو شہر میں نہیں گئے تھے جو عالم رہا میں دیکھا کہ گویا ایک درختہ طبق بہشتی ہے ہو کر اور پھر

حلقہ سبز ڈالے ہوئے آسمان پر اترتا ہوں۔ اوس دانشمند نے فرشتہ سے دریافت کیا اس طبق
 میں کیا ہے۔ جواب یہ علم لہ فیہ۔ اور مجھ کو حکم ایزدی ہے کہ اسکو سیدہ مصفا مولانا فخر الدین
 زراوی میں ڈالوں۔ دانشمند نے پہر دریافت کیا مولانا فخر الدین زراوی کون میں فرشتہ نے
 جواب یہ ایک دانشمند ہے مجھ کو علایق مریدان حضرت سلطان المشائخ سے ہے وہ بزرگ
 شہر کو نہ گئے اور غیاث پور میں بندہ حضرت سلطان المشائخ حاضر ہو کر مولانا فخر الدین
 زراوی کا حال دریافت کیا اور چاہا کہ اوس کے ملاقات کریں حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا
 جماعت خانہ میں ہو گا یا سید ونگے گھر۔ اوس دانشمند نے جماعت خانہ میں اگر حال دریافت کیا
 حاضران نے مولانا فخر الدین زراوی کا نشان دیا دیکھا ایک جوان ہو کب قدر بلند بالا سپید
 پوست خوبصورت پہ نہایت ملاحظہ گوشہ جماعت خانہ میں نہ رہا بقید مشغول بحق بیٹھا ہے۔
 دانشمند نور و رونے تقریر خواب انہی کی کوئی قسم کر کر فرمایا حضرت سلطان المشائخ کے مرید
 میں بہت اشخاص مولانا فخر الدین نام کے میں کوئی ہو گئے۔ دانشمند مالکی نے ایک کتاب محمد امجد
 فقہ میں اور ایک کتاب صرف میں تصریف مالکی نام نہایت تعلق عبارت میں حقیف کی تبیین
 حضرت مولانا فخر الدین زراوی علیہ الرحمۃ کو دین اپنے ایک ہی رات میں مطالعہ کر کر تامل
 و ضائک و مشکلات اوس کے معلوم کر کر بطور حواشی لکھ دیئے۔ اوس دانشمند نے جب دیکھا تو کہا
 الحمد للہ خواب میری صبح ہوئے بے علم لہ فی اہی شکلات بآسانی حل نہیں ہو سکتے ایک روز
 مولانا کمال الدین سامانی جو شاہر علمائے شہر سے تھے واسطے ملاقات حضرت سلطان المشائخ
 کے غیاث پور میں آئے اوس وقت مولانا فخر الدین زراوی طالب علمان و سبق ہدایہ پر نامزد ہو اور
 احادیث تمسکات ہدایہ ترک دیکر اور احادیث صحاح سے بطور نسک کے لاتے تھے مولانا کمال الدین
 نے ازراہ انصاف تخمین کیا کہ مضامین ہدایہ کو علاوہ تمسکات اوس کے اور دوسری احادیث صحیح
 سے تصحیح کرتے ہیں۔ مولانا فخر الدین زراوی بحث میں کہی راجحہ و منکرہ پوچھ نہیں کرتے
 تھے اوس کے مقابل کیا ہی علامہ عصر عالم متوا بالالزام دیتے نہ ہتے اگر مقابل جہالت غصہ
 میں اگر تشیع کرتا تب آپ جیسکے صفائی و رویشان ہے رونے لگتے اور اودھ جاتے۔ طالب
 خواندگان صرف کواد کے ساتھ ایک شعر قصیدہ معنیات کا بھی پڑاتے اور نرمے عجیب

لفظ میں کوشش کرنی چاہئے اسی سے علم آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا فخر الدین زراوی۔ سماع سے نہایت شوق رکھتے تھے۔ اور سماع سے گریہ جگر سوز اور حال رقت اندہ و اودن پر طاری ہوتا ایک رات حوض خاص علایمی پر مجلس سماع تھی۔ اوس مجلس میں مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ حضرت سلطان الشایخ اور قوالان خوش خان۔ موجود تھے۔ جب سماع شروع ہوا مولانا پر عجیب حال طاری ہوا مگر یہ اس قدر مستولی ہوا کہ دم مبارک بستہ تھا اور دونوں انگلی ہون پاؤں پر وجود فرماتے تھے مولانا حسام الدین ملتانی نے ہی اپنی جگہ سے جنبش کی اور نزدیک قوالان کے لگے۔ اودن دونوں بزرگوں کے ذوق و شوق نے حاضران مجلس

پر اثر کیا۔ ایک دفعہ اسی طرح پر ہر حوض سلطان دولت آباد میں مجلس سماع تھی۔ اور قوال یہ شعر پڑھتے تھے۔ قطعہ تو بادشاہ حسینی خاتم

انیت کہ شغل روی نہیں بردت مرا باشد نہ انم این دل گمراہ
را کہ فتویٰ داد کہ بت پرستی در عاشقی روا باشد مولانا

فخر الدین زراوی پھر یہ مستول ہوا یہاں تک کہ بلکون کے

نیچے تک سر ہو گئی تھیں۔ مولانا مرتبہ اجتہاد کا مستحق

حلت سماع میں ایک سالہ مسی یہ مولانا

مجتہد تالیف فرمایا۔ کمال تجربہ علمی

آپ کا اوس سے معلوم ہوتا ہے

چنانچہ ترجمہ اوس کا

شروع کیا

جاتا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عزیم کرتا ہوں کہ اس حدیث کو پڑھ کر ہر انسان کے

الحمد لله الذي حصّ الألباء بحسن الأ

تمام تقریباً تین صد سالہ عرصے میں جس نے خاص کیا اور کیا کہ ساتھ ساتھ

سَمِعَ وَأُطِيبَ سَرَّائِرُهُمْ بِطَائِفِ الْخَاطِبِ

سنا کے اور خوش کیا دلوں اور ٹھیکہ ساتھ پاک چیزوں خطاب کئے گئے تھے

عِنْدَ السَّمَاءِ وَاسْمِعْ قُلُوبَهُمْ كَلَامَةَ الْقَدِيمِ

نزدیک آسمان کے اور سنوایا دلوں اور ٹھیکہ کلام قدیم پر

بَكشَفَ الْقَنَاءَ وَالصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

ساتھ کھولنے پر وہوں کے اور رحمت خدا تعالیٰ کی نازل ہوئی حضرت محمد معلم جو سردار

الْأَبْنَاءِ بِالْإِجْمَاعِ وَعَلَى آلِهِ وَاتِّبَاعِهِ

پر پیسہ دین کے میں سب کے نزدیک اور اوپر اولاد اور میران اور سکے اور کلمہ کی پیروی کر

المقدمة

مقدمہ گفت میں۔ اس کے طرز و سبب کی کہ میں نے۔ اور مطلقاً عن شرم و کمال

أَعْلَمُ أَنَّ أَهْلَ اسْنَةِ وَالْجَمَاعَةِ ثَلَاثَةٌ

جانتے ہیں کہ اہل سنت اور جماعت میں گروہ ہیں

الْفُقَهَاءُ وَالْمُحَدِّثُونَ وَالصُّوْفِيَّوْنَ

فقہاء محدث صوفی

فَالْفُقَهَاءُ سَمَوُ الْمُحَدِّثُونَ أَصْحَابُ الظُّوَاهِرِ

یہ فقہاءوں نے نام رکھا ہے اہل حدیث کا اصحاب ظواہر

لَا تَهْمُ يَعْتَمِدُونَ عَجْرَدَ الْخَيْرِ وَيَطْلُبُونَ

اس لئے کہ وہ اعتماد کرتے ہیں صرف حدیث پر اور عجز کرتے ہیں

الاسناد الصحيح وهم سواهم اهل الرأى

اسناد اور اہل صحیح نام رکھتے ہیں تھاہار کا اہل الرأى

لانهم يعملون بالرأى ويتزكون للخير الواحد

اسلئے کہ وہ عمل کرتے ہیں اپنی رائے پر اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث احاد کو جو بخارادی نظر آئے

فعددهم العمل بالرأى مع وجود

کس نزدیک اس کے یعنی عقیدت کے عمل کرنا عقل و قیاس پر ہے یا وجود

المخالفة للخير الواحد عن الثقات

مخالفت جوئے خیر واحد کے جبکہ واحد ہونا راویان ثقہ سے دائم ہو

جائز وعند المحدثين لا يجوز

جائز ہے اور نزدیک محدثین نہ درست ہے یا وجود غیر واحد کے اپنی رائے پر عمل کرنا جائز نہیں

والصوفية اجودا لفریقین واصفاهم

اور حطرات صوفیہ بہترین دو لون فرقوں کے ہیں اور صاف تر اس کے ہیں

انهم يتوجهون الى الله تعالى بترك الا

اسلئے کہ وہ متوجہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف یہ سبب ترک کرنے

لثقات عما سواى الله تعالى فهم

الثقات سوائے اللہ تعالیٰ کے ہیں حطرات صوفیہ

يعملون بالمذهب الا حوط ولا يقبلون

عمل کرتے ہیں مذہب حوط اور نہیں قبول کرتے

مذهب المعين

مذہب معین کو رہنما تھا کہ نزدیک ایک شخص اس پر اور محدثین کو نزدیک مال صوفی اس پر کہ چھوڑ دیتے دوسرے

لما قال بعضهم الضوفى لا مذهب له

جیسے بعض صوفیوں نے کہا کہ صوفی کا کوئی مذہب نہیں ہے اس کو بھی مننے

تھاہار

تھاہار کا کوئی مذہب نہیں ہے اس کو بھی مننے

وَتَمْسُكُونَ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

اور چمکنا اسے دین آنحضرت علیہ السلام کے ارشاد پر

اِخْتِلَافٌ اِمْتِ سَعَةً فِي الدِّينِ فَاِذَا كَانَ الْاِخْتِلَافُ تَوْسِيعًا

میری امت میں اختلاف ہونا کساد کی ہے دین کی پس نہ ہو اختلاف نہ سلاو دین کا ہے

الْمَعِينُ تَضِيقُ وَتَضِيقُ الْمَوْسِعُ مُنَوِّعٌ

معیں کا تنگی ہے اور کساد کو تنگ کر دینا تنگ کیا گیا ہے

فِي الدِّينِ لَا يَنْهَى حَرْجٌ فِي حَقِّ الْمَكْلَفِ

دین میں نہ ہوتا ہے حرج ہے حقیقی حرج کے مکلف کے

وَكَذَلِكَ مَنَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور ایسے ہی منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَعْرَابِيَّ حِينَ اَللَّهُمَّ اَرْحَمْنِي وَ

و سلم نے دیہاتی کو جب دعا کی اوس نے یا اللہ رحم کر مجھ پر اور

مُحَمَّدٌ وَلَا يَرْحَمُ مَعَنَا احَدًا لَقَدْ

مجھ پر رحم کر اور نہ رحم کر ہم دونوں کے ساتھ کسی پر

تَجَدَّدَتْ وَاسْعَا فَلَبِثْتُ اخْتِيَارَ الْمَذْهَبِ

تو نے تنگ کیا کساد کو پس نہایت ہو گیا اختیار کرنا مذہب

الْمَعِينُ لَيْسَ لِبَشِيٍّ وَهُوَ طَرِيقُ

معیں کا کوئی شے نہیں ہے بہترین عوام کا ہے عوام کو مذہب معین کے سوا

الْعَوَامُ وَيُوَدُّهُ الْكُتَّابُ وَالسَّنَةُ

اعلیا کو دیکھنا مناسب نہیں اللہ سے دیکھ کر ہے اوسکو قرآن شریف اور حدیث شریف

وَجَمَعَ عَلَيْكَ الْحَقُّوْنَ هـ

اور اتفاق کیا ہے اہل حقوں نے۔

فَالْكِتَابُ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَاسْئَلُوا أَهْلَ

کتاب سے پوچھو یہ حکم اہل علم سے لیا جاتا ہے

الذِّكْرِ أَنْفَكَةً لَا يَعْلَمُونَ وَالْأَمْرُ بِالْأَسْوَءِ

ذکر سے اگر تم نہیں جانتے ہو پس حکم کرنا جسے اللہ تعالیٰ کا سوال ہوگا

مَنْ غَيْرَ تَعَيَّنَ يَدُلُّ عَلَى إِنْ خِيارِ الْمَذْهَبِ

اہل ذکر سے دلیل ہے کہ کس اختیار کرنا مذہب

الْمَعِينُ بِدَعَاةٍ وَأَمَّا السُّنَّةُ فَقَوْلُهُ عَلَيْهِ

معین کا بدعت ہے۔ امامت میں پس یہ ارشاد

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ مَرَايِلُهُمْ

عبادت الصلوٰۃ والسلام کا میرے اصحاب کی مانند تاروں کے ہیں جسکی

اِقْتِدَايَتُهُمْ أَهْتَدَيْتُمْ فَلَا مَرَاقِدَ أَعْرَاجَ

پہرہ دی کرو گے اور امت پاؤ گے پس امر اقتدا کا مانند سوال کرینگے اختیار کرینگے

كَأَمْرِ السَّوَالِ فِي تَرْكِ الْاِخْتِيَارِ وَأَمَّا

کسی چیز میں اختیار ہے جیسا کہ کسی اہل ذکر سے دریافت کرو ایسا ہی کسی اصحاب کی اقتدا کرو

لِاجْمَاعِ فَهُوَ ظَاهِرٌ لَأَنَّ النَّظَرَ فِي أَقْوَالِ

اجماع میں وہ ظاہر ہے اسلئے کہ علماء مجتہدین کے اقوال میں

الْعُلَمَاءِ مُجْتَهِدِينَ وَاجِبٌ حَقٌّ يُمَيِّزُ الْعَاقِلَ

لکھ کرنا واجب ہے کہ عقل مند شخص حقیر کرے

دَلِيلَ الرَّاجِحِ مِنَ الْمَرْجُوحِ وَالْقَوِيَّ مِنَ

غالب سے مغلوب میں اور قوی سے

الضَّعِيفِ الزَّائِدَةُ الرِّشْدُ فِي الْأَصُولِ

ضعیف میں واسطے زیادہ ہونے لیاقت کے اصول میں

وہو طریق طلب العلم وطلب واجب

اور یہ راستہ علم حاصل کرنے کا ہے جو واجب ہے

بالاجماع لماذا ورد فی الحدیث

یعنی نزدیک اس لئے یہ وارد ہوا ہے حدیث شریف میں

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و

حاصل کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور

مسلمۃ فاختیار المذہب المعین

ہر مسلمان عورت پر پس مذہب معین کا اختیار

بالتقلید الشدادہ ہذا الباب و

اختیار کرنا شدادہ کرنا اس دروازہ کا ہے اور

القیاس کذا لک لکونہ ترجیحاً لا مرجح

قیاس بھی ایسا ہی ہے وہ سب سے اولیٰ ہے اختیار کرنے مذہب معین کے

بلا غالب ہونے کے مقلوب پر۔ اہل سنت جماعت کے جب سب مذہب برابر ہیں۔ پس ایک اختیار کرنا دعویٰ ہے بلا دلیل۔

وہرجانی حق المكلف كما ذكره

اور حرج ہے ہر حق مکلف کے جیسا کہ ذکر کیا ہے۔ دیکھو

فاذا كان الصوفية في مذہب غیر

پس جب کہ حضرات صوفیہ کا مذہب غیر

معین فرما یت الفقراء علیہم لیس کچھ

معین ہے وہ مذہب غلط اختیار کرتے ہیں۔ پس روایت فقہاء کی اور پھر حجت نہیں ہو سکتی

فافهم واسع فما اناسرعت فی توضیح

پس سمجھو اور گھبراؤ اب عجلت میں صاف بیان کرنا مسئلہ

السَّمْعُ وَالْبَحْثُ وَتَضَمَّنَتْ كِتَابًا بِأَصُولِ

سَمْعِ كَا اور سَمْعِ بَحْثِ كَا اور الضَّمْنُ كَا اور كِتَابِ كَا اور بِأَصُولِ كَا اور

وَتَرْبِئَةٌ عَلَى عَشْرِ أَصُولٍ وَأَعْرَضْتُ

اور تَرْبِئَةٌ دِیَا اور سَمْعِ دس اَصُولِ پر اور اَعْرَضْتُ

عَنْ زِيَادَةِ الْفُضُولِ

فَضُولِ سے

الْأَصْلُ الْأَوَّلُ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ

اَصْلِ پہلی بیج بیان کرنے حقیقت

السَّمْعِ صَيِّغَةٍ وَلَفَةٍ وَأَصْطِلَاحٍ

سَمْعِ از روی صیغہ و لفظ و اصطلاح

السَّمْعُ لَفْظٌ مُشْتَرَكٌ وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ

سَمْعِ ایک لفظ کئی معنوں میں مشترک ہے بعض اہل لغت کے نزدیک وہ

الْأَسْمَاءُ الْجَامِدَاتُ فِي تَلْجِ الْأَسَاخِي

اسم جامد ہے بیجا کہ کتاب تلج الاسامی میں

السَّمْعُ السَّرُورُ وَعِنْدَ الْاَكْثَرِ هُوَ

بجئے سرور اور نزدیک اکثر کے

الْمَصْدَرُ بِمَعْنَى السَّمْعِ وَاسْتَعْمَلَ فِي

مصدر ہے بمعنی سَمْعِ اور استعمال کیا گیا ہے

الْمَسْمُوعُ يُقَالُ هَذَا الْكِتَابُ سَمْعٌ أَوْ مَسْمُوعٌ

ہو معنی مسموع سنا گیا جیسا کہ کہا جاتا ہے یہ کتاب سنی ہے یعنی سنی کئی ہے

اما اصطلاح فهو المسموع المطبوع والمجسم

لیکن اصطلاح میں ایک آواز سنی ہوئی ہے دل کی توبہائی ہوئی کی گئی

من الصوت الحسن وكلام الموزون

اچھی آواز اور کلام موزون سے یہاں تک کہ

ينصرف الفهم عند الاطلاق على ذلك

بہر انسان رجوع کرے بولنے وقت اور اس کی طرف

وفي هذا اصطلاح مراعات المعنى لغوى

اور اس اصطلاح میں معنوں رعایت ہے لغوی معنوں کی

وهو الاصل والسماع دون الغناء

اور یہ ہی اصل ہے اور سماع غنا سے غیر ہے اسلئے کہ غنا

استماع الاستعار التي تكون في ذكر الغواني

مثلاً ایسے شعر و کلام جو ذکر غوانی میں ہو

مع حسن الصوت والغواني هي النساء التي

اچھی آواز کے ساتھ اور غوانی وہ عورتیں ہیں جو

يتغير هي بالحسن عن الزينة كما اشار اليه

سے پردہ چون اپنے حسن کے سبب زینت سے جیسا کہ اشارہ کیا ہے

الشيخ العارف ابو طالب المكي في قوة القلوب

فیض العارف ابو طالب مکی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب قوۃ القلوب میں اشارہ کیا ہے

ان الاغاني ما تشبث به النساء وضعف

حقائق انان وہ چیزیں جس سے عورتیں ضعف کی گئی ہیں اور اس کو چھل رہے

شمد نافية ودعي الى الهواء والشوق الى الهواء

وہ چیز بلاتی ہے طرف خواہش نفس اور شوق دلاتی ہے طرف ہوا و لعب کے

شمد نافية ودعي الى الهواء والشوق الى الهواء

وہ چیز بلاتی ہے طرف خواہش نفس اور شوق دلاتی ہے طرف ہوا و لعب کے

شمد نافية ودعي الى الهواء والشوق الى الهواء

وہ چیز بلاتی ہے طرف خواہش نفس اور شوق دلاتی ہے طرف ہوا و لعب کے

شمد نافية ودعي الى الهواء والشوق الى الهواء

وقوله حجة الاستفاضة علم في لغت العرب

اور انکا قول حجت ہے بہ سبب اونکی علمی شہرت لغت عرب میں اور

کمال ورعہ فالسما لا یحرم حرمة ایداً

کمال پر ہیز کاری اور نیکی پس سما غصہ کے حرام ہونے سے حرام نہیں ہو سکتا کہیں

الانتری انه لو قسم احد ان لا یاکل اللحم

کیا تم دیکھتے نہیں ہو اگر کوئی شخص قسم کھا دے گوشت نہ کھائے گی اگر وہ

اکل لحم السمک لا یحنت لاحد ابی حنیفة

پہلی کھا گوشت کھا دے تو امام ابی حنیفہ کے نزدیک جیسا نہیں ہوتا

لان اسم اللحم عن الالتحام وهي الشدة

کیونکہ لفظ گوشت خبر و تباہی صحتی اور پچھلی ہے اور

الالتحام فیہ یز موجود فلا یدخل فی حکمة

جھلی کے گوشت میں یہ جو شکل نہیں وہ داخل نہیں حکم گوشت میں

حقیقتاً فذلک السماع یخرج عن حکم القناء

حقیقتاً اسی طرح سماع نارس ہے حکم غنا سے

اذا سمعه لیس عن ذکر الغوائی فالسما

منا خبر و تباہی خدائی سے اور وہ سماع میں نہیں ہے پس سماع

مطلق والغناء مقید والمطلق خارج عن

مطلق ہے اور غنا مقید ہے مطلق خارج ہو جاتا ہے

حکم المقید فاذا کان السماع فارغاً عرجہ

حکم مقید سے پس حکم سماع حالی سے خارج

الغناء فهو مباح بالاتفاق لانه للموزون

غنا سے تو وہ مباح بالاتفاق کیونکہ مرکب محمود ہے

من الصوت الحسن واللام الموزون

اچھی آواز اور کلام موزون کا

واستماعاً لجایز فی الشرع اذا اكل واحد

اور یہ دونوں ایک آواز اور کلام دونوں خرم میں جائز ہیں

منها حسن المعنى فی عینہ

بہ سبب نیکوئی کے جو ان کی ذات میں ہے

الأصل الثاني فی استماع الصوت الحسن

اصل دوسری اچھی آواز سننے کے بیان میں

الصوت الحسن نعمة زاد الله تعالى فی خلق

اچھی آواز ایک نعمت ہے جو زیادہ کی ہے اور قائل ہے انسان کی

الانسان محسن ادائه وهو نعمة مرعونة

پیدا کرنے میں پس اچھے اور کرنا اور اسکا اور آواز اچھی ایک نعمت ہے بندہ پر

القی عبده فله فی نفسه حسن استماعه

خدا تعالیٰ کی طرف سے پس وہ آپہنچی اچھی ہے اور اسکا سننا بھی اچھا ہے

اذ الله تعالى من به على العباد كما جاء في التزل

ایسے کہ جس نے تعالیٰ نے احسان جلا یا ہے اپنے بندوں پر اور اسے سبب جیسا کہ قرآن شریف میں

ويزيد فی الخلق ما يشاء قال بعض

قرمان پر زیادہ کرنا کی اور تعالیٰ پریدہ میں جو چاہتا ہے بعض مفسرین نے

المفسرین وهو صوت الحسن

کہا وہ آواز نیک ہے

وَقَرَأَ فِي الْخَلْقِ وَهُوَ مِنْ نَوَادِرِ الْقَوَى

بعض نے خلق پر پڑھا یہ قرآن نادر ہے

وَاصْطَفَى الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَ

چنے مکے میں انبیاء علیہم السلام

السَّلَامُ بِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ ایک آواز کے جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے

بَعَثَ النَّبِيَّ قَطْرًا وَاحْسَنَ الصَّوْتِ

انبیاء حسن آواز پر مبعوث کئے گئے تھیں

فَالْتَذِرْ بِهِ شُكْرَ النِّعْمَةِ وَهُوَ وَاجِبٌ لِقَوْلِهِ

پس اچھی آواز سے لذت لے لیا شکر نعمت ہے اور وہ واجب ہے یہ ارشاد اللہ تعالیٰ

تَعَالَى وَامَّا بَعْمَى رَبِّكَ فَحَدِّثْ

خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ظاہر کرو پس حدیث شریفہ

يَقْضَى وَجُوبُ التَّلْذُّذِ وَالصَّوْتِ

واجب ہونے لذت کو تقاضا کرتی ہے اور آواز

الْبَقِيَّةِ مِنْكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْتُمْ الْأَصَوَاتُ

بر انکار کی گئی ہوئی ہے زمانا ہے حق سبحانہ قائل نے تحقیقی بدعین آوازوں کا

لصَّوْتِ الْحَمِيرِ فَلَيْتَ أَنْ يَقِضَهُ

آواز گدھے کی ہے پس ثابت ہوا کہ تقیض آواز شکر کا

مَرْضَى إِذَا لَيْتِي تَبِينُ يَضْدَا وَلَا

اور اچھی مرضی ہے اسلئے کہ شے ظاہر ہوتی ہے اپنی ضد سے اور اسلئے کہ

مَجْرَّةُ لَدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهَوَايَةُ

آواز خوش مجرہ داؤد علیہ السلام کا ہے اور اچھی آواز کی

۱۵

من آیات اللہ تعالیٰ وحلہ تاثیر بلیغ ہے

خدا تعالیٰ کی نشانیوں سے اور اس کی تاثیر دلوں میں

القلوب وکذا لک کان یرفع من مجلسہ

پر بھی ہے اور یہی سبب تھا کہ اٹھتے تھے اوکلی مجلس سے

جائزہ لما روی عن الثقات کان داود

جس کی روایت کی گئی ہے کہ حضور سے کہ داود

علیہ السلام کان یسمع قراءۃ لالش و

علیہ السلام کی قراءت سنے تھے آدمی اور

الجن والوحش والطیر حین قرأ الزبور

جن اور وحشی جانور اور پرند جب وہ پڑھتے تھے زبور کو

وکان یرفع من مجلسہ اربعۃ جنازۃ من

اور اٹھتے تھے چار سے جنازہ تک اوکلی مجلس سے اور لوگوں سے

قد مات من المستعین و ذکر الترمذی

جو مر جاتے تھے سنے والوں سے اور ذکر کیا ہے ترمذی سے

فی نوادر الاصول باسنادہ عن ابن

کتاب نوادر الاصول میں ابن ہر سند

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال داود

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح داود

علیہ السلام یقرء الزبور بسبعین صوتا

علیہ السلام پڑھتے تھے زبور کو ستر آوازوں سے

وکان اذا اراد ایکل نفسه لم یبق دابة

اور تھے پڑھتے ایک صراحت جس سے خوش ہو کر حشرات اور پتہ و کو علیہ السلام جانا دہ کر کے کو دلائے اپنے

فی بر ولا لاجل ان یسیر من صوتہ فالصوت

میں نے وہاں سے اپنے دوستوں کو بلایا اور ان کے ساتھ اپنے گھر کے سامنے ایک چھوٹی سی جگہ پر ایک چھوٹی سی چھت بنوائی۔

الحسن اذا كان معجزات النبي واستماعه

آوازِ حبیب معجزہ میرا محمدی علیہ السلام کا پس سنتا اور سکا

واجب كذلك حكم الاشجار السمر

واجب ہوا ایسی حکم سے صلح کا ہے کیونکہ وہ آوازِ حق ہے

إذا حق المعجزة هو الاظهار والمشاهدة

سید محمد حسن بن علی

والقبول اما قوله عليه الصلوة والسلام

قبول ہونا اور قول اطاعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

صوتان ملعونان صوت بكاء عند المصيبة

کہ ہوا آواز میں نصرت کی گئی ہیں ایک آواز بولنے نوحہ کی وقت مصیبت کے

وصوت مزمار عند الغمة فهو دليل

اور وہ میری آمدانہ فہم کی وقت خوشی تھی پس یہ قول دلیل

الإباحة لا يفهم الخطاب يقضى

بیاب ہوئے کی ہے کیونکہ مفہوم خطاب کا لفظ نہیں کرتا ہے

المحة في غير هذه الاحوال والا

پہاچہ ہو چکے دوسری صفہ تو ان میں اس میں

بطل التخصيص فافهم

خاص کرنا باطل ہو جاوے پس سچہ

الأصل الثالث في المزامير

اصل تیسری مزامیر کے بیان میں

المزمار الة توجد بها الأصوات الموزونة

لیکن مزامیر پس وہ آواز ہے جس سے پیدا ہوتی ہے آواز موزون

وهي بالنظر الحقة مباحة كما ذكرناه

اور وہ بظن ذات ہی کے جہل ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا "سکا

أما الحرمة فعلة اخرو وهو تذكر شرب

ولیکن حرمت ہونا اور سکا دوسری سبب کی ہے اور وہ یاد دلانا ہے پیچھے

الحجر كما روى عن الثقات عن النبي صلى

شراب کا ہے جیسا کہ روایت کیا ہے ثقات نے آنحضرت علیہ السلام

الله عليه وسلم اذا حرم الخمر حرم

سے جب حرام ہوئی شراب حرام ہوئی

المزامير اذا الناس يضرلون وقت

مزامیر بہ سبب اسکے کہ جلتی ہے وقت

شربه فخر مضربه لتذكره آياه وهو

پہنچنے شراب کے پس حرام ہوا جہاں اور سکا واسطے یاد کرنے شراب کے اور وہ پہنچنے

قلبي لمعني غيره فاذا كانت هذه

مزامیر زبونی ہے بہ سبب لکھنے کے وغیرہ اسکے میں میرا پہنچنے شراب میں پس جبکہ یہ سبب

العلة مفقودة يفقد الحرمة ضرورة

کم ہو جاوے حرمت مزامیر کی کم ہو جاوے

ولهذا يباح ضرب الطبل في حروب و

اور اسی سبب سے پہلچ ہے بجانا تقارہ کا وقت جنگ کے اور

ضرب الشہر في الاوقات الحسنة وغير

بجانا حکم کا اچھے اوقات میں اور سوائے

ذلك فثبت به ان الحكم يتغير بتغير

اس کے کہیں ثابت ہو گیا حکم کا تغیر ہو جانا سبب کے

العلة واذا كانت النفس منزلة عن

برہنے سے اور جب کہ پاک ہے نفس کہیں

الله و موصوفة بالصفوت و الزكاء

کو دے اور صفت کہا گیا ہے پاکیزگی کے ساتھ اور

مشتاق الى مشاهدة الله و لقائه +

مشتاق ہے واسطے دیدار خدا قائلے اور اس کے لئے محنت

فاصوات المزامير داعية من الكبر

پس آواز مزامیر کی بلاتی ہے او کو گدے گدے پن سے

الى الصفا و مرفعة عن السفلى الى

صفائی کی طرف اور اوٹھاتی ہے او کو پستی سے

العلی اذ الصوت الحسن قوة الارواح

بلندی کو اس واسطے کہ نیکی آواز خوراک ہے روہ کی

وقوتها في سير ان عالم الملكوت يؤيد

اور رزقی ہے اس کی واسطے سیر عالم ملکوت کے اور تائید کرتا ہے اس کی

قول ذوالنون المصري حين سئل

فرمانا ذوالنون مہم ہی عیبہ از حقہ کا حسب پوچھا گیا ان سے

عن الصوت الحسن قال مخاطبا و

اچھی آواز کو فرمایا یہ خطاب ہے اور

اشارات او دعما اللہ لقلے کل

اشارہ ہے جو رکھا ہے خدا تعالیٰ نے ہر

طیب و طیبۃ فاستماعہم مباح

پاک مرد اور پاک عورت میں پس سننا اور سنا لینے میں ہر ایک مرد اور عورت کو

لفقدان العلة قیاسا علی ضرب الطبل

بہیبت دور ہونے غلطی سے سوا حق سے بھانا طبل کا

فی الحروب الا ترى ان النبی صلی اللہ

رضی اللہ عنہ آیا نہیں دیکھتا ہے کہ جان کر کیا آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم جوز ضرب الدف فی النکاح

والسلام نے بھانا دف کا نکاح میں

لا اعلان کما جاء فی الخبر من الصحاح

واسطے آگاہی کے جیسا کہ صحاح مستدرک حدیث شریف میں آیا ہے

اعلنوا النکاح ولو بالدف وفي ایام

ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ دف کے ساتھ ہو اور عید

الاعیاد والسرور لحديث اخر

اور دوسری طبعی کے دنوں میں جائز ہے جو جب دوسری حدیث کے

لاظهار الطرب الا ان فی صوت

واسطے اظہار طبعی کے خبردار ہو دف کی آواز میں

وصفین الا طربا و الا اعلان فالأ

دو وصف میں خوش کن اور ظاہر کرنا

طراب لموزنية والإعلان لشدة

طراب لموزنية اور اعلان شدة اور اعلان شدة اور اعلان شدة

فبالنظر الى هذين وصفين ابلح السماء

فبالنظر الى هذين وصفين ابلح السماء اور اعلان شدة اور اعلان شدة

النبي صلى الله عليه وسلم وضربه فدا

النبي صلى الله عليه وسلم وضربه فدا اور اعلان شدة اور اعلان شدة

دونه من المزامير فاس عليه اذ حرمتها

دونه من المزامير فاس عليه اذ حرمتها اور اعلان شدة اور اعلان شدة

موجودة لوجود العلة فيفقد فانها

موجودة لوجود العلة فيفقد فانها اور اعلان شدة اور اعلان شدة

مفقودة وبهذا الاستدلال حمل الزمان

مفقودة وبهذا الاستدلال حمل الزمان اور اعلان شدة اور اعلان شدة

الغزالي اصوات المزامير على اصوات

الغزالي اصوات المزامير على اصوات اور اعلان شدة اور اعلان شدة

الطهور التي يكون لها حسن الترتيب وابلح

الطهور التي يكون لها حسن الترتيب وابلح اور اعلان شدة اور اعلان شدة

استماعها فبذلك سمع بعض المغلوبين

استماعها فبذلك سمع بعض المغلوبين اور اعلان شدة اور اعلان شدة

السماع المزامير في غلبات الشوق واما

السماع المزامير في غلبات الشوق واما اور اعلان شدة اور اعلان شدة

سماع مشايخنا رضى الله تعالى عنهم

سماع مشايخنا رضى الله تعالى عنهم اور اعلان شدة اور اعلان شدة

فیری عن هذه التهمة فهو مجر صوت

برسی ہے اس تہمت سے اور سنا اور نکاح صرف زمانہ

القول مع الاشعار المشعرة من کمال

والون کے تھا ہمراہ ایسے طعروں کے جو خبر دیتے کمال

صنعت الله تعالى

صنعت الہی سے

بندہ مترجم کہتا ہے کہ اگرچہ اکابر حضرات صوفیہ رضی اللہ عنہم نے سلام نماز میر کیسات نہیں سنا
 فاما تاخرین نماز میر کیسات نہیں سنا جیسا حضرت قاضی شہار الدین پانی پتی رحمت اللہ علیہ مسئلہ سماع اور
 خطابین جو بواجب لوی محمد سالار کہہ تھے فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ العالمین شیخ عبد القادر گیلانی سے اس مسئلہ
 الفریضہ یا جو کمال علم ظاہر فرشتان و عظیم باطن طوع غنا میر کیسات نہیں سنا اور آخر میں احادیث کے احادیث
 حرمت یا نہایت سماع میں اہی میں انکی خوب تحقیق فرما کر کہتے ہیں وہاں کہو کے سبب ہم نے اور وہاں غرض
 صحیح کے سبب اہل تشکیک یا انکلی کے اعلان کو سبیل ہو اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ او کو شرط نکاح بتلایا ہے
 پس جب حلال یا مستحب ہو پھر مومن و مظلومہ فقارہ میں وقت کی افرتی کا اور بر تقدیر تسلیم حرمت نماز میر کی
 حرمت قطعی نہیں ہو۔ دلیل قطعی نہیں ہو مگر انہیہ حکم یا حدیث نہایت را جماع است بالفرض اگر حرام ہی
 حرمت اور اسکی احادیث احادیث ہے اور احادیث احادیث دلیل قطعی ہے حرمت سماع حدیث کو ثابت ہو مگر
 مالک رحمۃ اللہ علیہ قابل حرمت اور اسکے نہیں ہیں مگر وہ فراتے ہیں قاضی شطرنج کہ کسب کتب میں حال مالک کہو
 زید مکرور کہ شیعہ فیض قرآن حرام ہے قاضی حلال کتب میں تاویل کرتے ہیں پس شہ غنا و میر حضرت
 قاضی شہار الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ کے نزدیک مطلقہ و درویشی میں مقبضہ فیہ میں مختلف فیہ ہو آخر میں فرما
 میں اہل سماع و وجہ تکریم قسم کے میں۔ اول اہل کمال میں کہ وہ دنیاوی اور کسے باطن پر آماری۔ اور اوکو
 بے اختیار کرتا ہے۔ جماعت خیر الدین انکا انکا وجہ خرابی دین ہے۔ وہ دیکھو وہ انخاص میں سماع اور
 چاہئے احوال شریفہ کے سنتے میں جلد ہو۔ یہ ہی اچھے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو واسطے رہا اور
 دکھا دیکھ کے وجہ کرتے ہیں یہ جماعت مبتدع ہیں۔

الاصول الرابع في شعر

اصل چوتھی شعور کے بیان میں

الشعر كلام موزون مشعر عن المعاني

شعر ایک کلام موزون ہے بار یک سون سے

الذريقة يصدر عن لطيف الطبع فهو

خبر دیتا ہے اور نکلتا ہے اس شخص سے جسکی طبیعت لطیف ہو پس

اذا كان في الموعظة والحكمة وشرح

جب جو وہ شعر ہو نصیحت اور حکمت اور ظاہر کرتے

منع الله تعالى فاقع في قلب السامع ويمد السوء

کارگیری حق سبحانہ تعالیٰ کی اور آوے دل میں سننے والے کے کھینچتا ہے اور کھینچتا ہے

الى الصانع كما جاء في الخبر ان من الشعر

طرح کاریگری کے جیسا آیا حدیث طریفہ میں بعض شعر البتہ

الحكمة اي ما هو فيه من الفوائد وقصص

حکمت میں اسے وہ چیز جس میں فائدہ و قصص

بموزونية فهي حكمة بالغة لما يثير القلوب

دل میں بہ سبب موزونیت اپنی کہ پس وہ حکمت ہے پہنچنے والی ہے واسطے تاثیر کے دلوں میں

والطبع الموزون من مواهبه تعالى

اور طبیعت موزون بخشش ہے خدا تعالیٰ سے ہے

لوتيه من يشاء لا يضع فيه المعيد كالصوت

دیتا ہے جملہ چاہتا ہے اس میں کاریگری نہیں بندہ کی چھ اچھی

الحسن بل هو اشرف منه لانه صفة

ادارین بل طبع موزون مزیف خرے اچھے آواز سے کہہ کر طبع موزون

مخصوصۃ للانسان وفي الصوت الحسن

خاص ہے انسان کے لئے اور خوش آواز ہی میں

مشاركة مع الظهور وما دونها من المزاير

مشاركة ہے ظہور کی اور سوائے ظہور کے مزاہیر سے

فهو ايضا لغة مخصوصه من عند الله تعالى

پس وہ بھی لغت ہے خدا نے تعالیٰ کی زبان سے

الى عبده فلا قبيل في نفسه اصلا

بندہ کو پس نہیں قباحت ہے۔ یہی نفس ظہور کے اصلا

الا ترى ان النبي صلى الله عليه وسلم

ایسا نہیں دیکھا کرتے کہ تحقیق آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا

حسان ابن ثابة لا نشاء حق نيشو الشعر

حسان بن ثابت کو واسطے افشا کرنے شعر کے سنا کہ وہ شعر عقیق کرتے تھے

في مجلسه الشريف وينشد وضع المنبر

اور وہ بیٹھتے روبرو آنحضرت معلوم کے اور کہا آنحضرت صلعم نے منبر

حين انشاء وقال الحمد يلحسان وروح

وقت پر پڑھتے شعر حسان بن ثابت کے اور فرمایا جو کہ کلام کی اسے حسان روح

القدس معك كما ذكر القشيري في هذا

القدس میرے ساتھ ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے قشیری نے اس

الخبر في كتابه بالاسناد الصحيح

یہ خبر کا اچھی کتاب میں ساتھ ساتھ اسناد صحیح کے

فاذا كان الشعر من اثر الوحي فلا سبيل

جگہ شعر اثر وحی سے ہے پس نہیں ہے راستہ

لا تبارہ ویؤیدہ قول النبی صلی اللہ

اور کے انکار کا اور تائید کرتا ہے اسکی آیت اللہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ان لله تعالى كنز تحت العرش

و سلم کا حقیقی خدا نقاشے کے خزانہ ہیں نیچے عرش کے

للا نسان مفاہیمها السنة الشعراء و

واسطے انسان کے کنجیاں اور کئی زبان شاعروں کی ہے

ولهذا سماه النبي صلی اللہ علیہ وسلم

اسی واسطے آنحضرت علیہ السلام نام رکھا ہے

الحكمة كالشرع لان نزوله من مقامة

شعر کا حکمت مانند شرع ہے کیونکہ اور نازل اور کا مقام

العلیفت انه حسن المعنى في عینه کھو

باندہ سے ہے پس ثابت ہوا شعر نیک ہے بہ سبب معنوں کے جو اسکی ذات میں ہیں

فلا فتيمة في الابعارض في المواقف

پس نہیں ہے برای اسکی مگر عارض ہوتے موقوفوں

القبیحة كالقبح والاسهزاء وتزئین

بیگوار کے مانند قبح اور ہنسی قہر اور تعریف

المخطوبات الشرعية والهجول رسول و

منوعات شرعیہ کے اور ہجو کرنا پیغمبر علیہ السلام اور

المومنین وطعن الدين كما فعل الشعراء

مومنوں کا اور طعن کرنا دین میں جیسا کہ کیا ہے شعراء

الکذابون عن الکفرة والفجرة نهان رسول

جہودی کافر و فاسق بزبان رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم اور قول حق سبحانہ تعالیٰ کا

والشعراء یبغیہم الغاؤون محمول

کہ شاعر بیرونی کرتے ہیں اور کئی بکے ہوئے مگر اہ عمل رکھتا ہے

علیہم لا علی الشعراء الذین یلون

اور پر اونی چھوڑ دین کے نہ اونی شاعروں پر کہ ہوتے ہیں

فی شعرہم شعائر الدین اذ لا شعائر

شعر اور کئی شعائر دین کے جو شعر کہ

النصیحة مرویة عن اکثر الصحابة رضی

واصلے نصیحت دین کے ہیں اکثر اصحاب رسول اللہ

اللہ تعالیٰ عنہم والدلیل الظاہر علیہ

علی العلوة والسلام سے روایت کی گئی ہیں دلیل ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

ان لا شعائر لقد انشد بین یدی رسول

آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے دوہرو شعر پڑھ گئے ہیں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل هو انشدها

بلکہ خود آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا

وهو دلیل الظاہر لا یخفی

پس وہ دلیل ظاہر ہے واسطے اباحت کے پس بھر

تبدہ ترجم عرض کرتا ہے طبعیقین ان کو کئی مین قسم کی مین طبع موزون - طبع سلیم - طبع

موزون نہ سلیم - طبع موزون تو وہ ہے جو شعر باریت و تہذیب کہہ سکو اگر کلام نیک شعر مین کہتا

تو نیک اور بد کہا جاوے۔ اور طبع سلیم وہ ہے جو پائل کو ترک کر کر حق کو اختیار کرنے کا ملکہ رکھتا ہو۔ اگر ایک شخص طبع موزون نہ رکھتا ہو اور طبع سلیم نہیں ہو وہ مذموم ہو اور اگر طبع سلیم رکھتا ہو موزون نہیں چاہے کہ کوشش کر کر مصلحت ہی حاصل کرے تاکہ معاشرہ کو فساد و فتنہ نہ پھیلے۔ یہاں تک کہ اور جو شخص طبع موزون رکھتا ہو

الأصل الخامس في صوت الحسن

اصل پانچویں آواز نیک خوش

وكلام الموزون وفي إباحته جميعاً

اور کلام موزون کے بیان میں اور ادون دو وزن کی اباحت

فاذا ثبت أن سماع صوت الحسن والشعر

پس ثابت ہوا کہ سچیت سنتا اچھی آواز کا اور ایسے شعر کا

المشعر من صنعت الله تعالى جاز فثبت

جس میں کارگیری الہی کا بیان ہو جائز ہے پس ثابت ہوا

أن سماع مباح إذا اجتماع الحسن مع الحسن

کہ سہو سماع ہے اور جب الحسن جوئے نیک نیک کے ساتھ

يوجب زيادة الحسن فيهما فهو حسن و

پس وہ زیادہ نیک ہوئے گا سبب ہے اور سنت

استماعه مستحسن ويشير إليه قوله عليه

اوسکا بہت اچھا ہے اور اشارہ کرتا ہے اس کی طرف ارشاد و تحفیرت

السلام زينو القرآن باصواتكم فان

علیہ السلام کا سنو اور آواز میں اپنی کو پڑھنے قرآن شریف کے اچھے کہ

الصوت الحسن يزيد القرآن حسناً

آواز خوش زیادہ نیک کرتی ہے قرآن شریف کے پڑھنے کو

فَاذِ الْقُرْآنَ حَسَنًا فِي نَفْسِهِ وَادَانَهُ بِصَوْتِ

اس لئے کہ قرآن شریف نیک ہے اپنی ذات میں اور اچھی آواز سے

الْحَسَنِ سَبَبٌ لِّزِيَادَةِ الْحَسَنِ فِيهِ لَا يِقَاعُهُ

اداکرنا اور سنا اور زیادہ نیک ہے اگر کرنے کو دل میں

فِي قَلْبِ السَّامِعِ فَاذَا كَانَ الشَّعْرُ مُوَافِقًا

سننے والے کے پس جبکہ شعر موافق

لِمَعْنَاهُ فَيَدْخُلُ فِي حِكْمِهِ اَيْضًا فَهُوَ لَا يَجْلُو

سننے قرآن شریف کے ہو پس وہ داخل ہے اس کے حکم میں پس شعر وہ معنوں سے غالی نہیں

عَنْ مَعْنِيٍّ فَمَا فِي الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

ہوتے یا بصوت میں ہے

فَاسْتِمَاعُ حَسَنِ بِالِاتِّفَاقِ وَامَا فِي صِفَةِ

پس وہ باتفاق اچھی ہے اور زیادہ شعر بہ صفت

الْجَرْدِ وَالْأَمْرِ وَالنِّسَاءِ الْحَسَنَاءُ فَهُوَ

مزدوں مردوں اور عورتوں کے ہے پس وہ

مَحْمُولٌ عَلَى شُعَارِ حَسَنِ الْحَوَارِ وَالْغُلَامَانِ

عمل کیا گیا ہے گلمان اور مردوں پرستی پر

فَاسْتِمَاعُ مُسْتَحْسِنٍ اَيْضًا لِلتَّشْوِيقِ الْمُؤْمِنِ

اور سنا سنا ہی نیک ہے مومن کو واسطے تشویق دلانے

اِلَى الْآخِرَةِ وَصَوْتُ الْحَسَنِ يُوَكِّدُهُ

آخرت کے اور نیک آواز دہکرتی ہے شعر کی

عِنْدَ الْاسْتِمَاعِ وَيُوجِبُ زِيَادَةَ التَّوْشِيقِ

اور واجب کرتی ہے زیادہ کرنے تشویق کے

اليها وهو حسن ولانه سمع النبي صلى الله عليه

طريق اچھے اور روایت اچھے اور تحقیق سننا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

وسلم قصيدة كعب بن طهير في صديها

قصیدہ کعب بن طہیر کا جسے

ذكر حسن المرأة فتعيز استماعها لما قال

مخبر وہ بیان ذکر خیر عورت کو تاکہ اس میں مقرر ہو گیا سننا اور کیا جیسا کہ کہا ہے کعب

شعر يانت سعاد فقلبي اليوم مبتول الى

بن طہیر نے کہا سعاد میں آج میرا دل ٹھکین ہے اس معرہ

هذا هيفاء مقبلة عجزاء مدبرة وفيه

یہ ایک اگر آگے دیکھو کہ اس کی باریک اور اگر پیچھے سے دیکھو شرین اس کے سامنے ہیں اور

صفة عجزاء فثبت ان ذكر المصنوع لاهله

اس معرہ میں صفت شرین کہ ہے پس ثابت ہوا تحقیق ذکر کرتا کارگیری جسم

استماعه بالصوت الحسن مستحسن لانه

آمد اور عورت کا طرہ میں جائز ہے اور سننا اور سنا اور خوش سے اچھے کہو کہ

سمع النبي صلى الله عليه وسلم يا ابتول

سننا اور سنا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول کر کے

وقال من حفظ هذه القصيدة فلا

اور لیا جو یاد کرے اس کو اس کے واسطے

الجنة ورواية انه صلى الله عليه

جنت ہے اور روایت کیا کہ ہے تحقیق آنحضرت علیہ الصلوٰۃ

وسلم سمعها بالاحمان في المسجد

والسلام نے سننا اور سننا قصیدہ کو ساتھ الحان کے مسجد میں

والسما جازینے الشیخ

فیهذا الاستدلال اباح المشایخ السماع

یس اس دلیل ہے یہ کیا ہے مشایخ نے سماع کو

بالاتفاق فاما ضرب الید علی الید

بالاتفاق یا مارنا ہاتھ کا ہاتھ پر

فغند البعض استحسانہ لاطرا اب

نزدیک بعض مشایخ کے اچھا ہے واسطے خوش کرنے

القلوب المستمعین و اظہار التواجد

دل سننے والوں کے اور ظاہر کرنے اور ہد کے

وہو محمول علی ضرب الدف وروی

اور وہ حمل کیا گیا ہے دف پر اور روایت کیا ہے

البعض انه ضرب الاعرابی ہکذا بین

بعض نے کہ حقیقی مارا ہے اعرابی نے ایسا

یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے

عند انشاء الشعر بالاحمان حتی تواجہ

وقت پڑھنے شعر کے بہانہ الحان کے پہانک کہ جس کیا

النبی علیہ السلام مع الصحابة رضوان اللہ علیہم

آنحضرت علیہ السلام مع اصحاب رضی اللہ عنہم کے

اصل السادس فی شروط الاباحۃ

اصل چھٹی بیان شرطوں اباحت سماع کے

بحمد الصوفیۃ والمحدثون ان السماع

حرفات صوفیہ و محدثین علیہم رحمۃ اللہ علیہم اسیر کر سماع

بالنظر الى نفسه مباح والعلة للحرمۃ

اپنے نفس میں مباح ہے اور حرمت اس کی وجہ سے

التلہی وما روی الفقہاء من الاخبار

ہو گئے ہیں اور جو کچھ روایت کیا ہے فقہانے حدیثوں

والاثر فی حرمتہ فهو محمول علیہ ولیقلہ

اور اثر سے نیچے حرمت عام کے پس وہ محمول ہے تمہیں پر اور کم ہو جے

انہا فقد الحرمت قال شیخنا نظام

ہوئے گم ہو جائے گی حرمت اس کی اور فرمایا ہے ہمارے شیخ

الملة والدين قدس الله سرہ العزیز

حضرت سلطان الشیخ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمتہ نے

وهو امقدا علماء الدين ویكون له

اور وہ پیشوا علماء میں اور ان کے واسطے

مقام الاجتہاد فی عصرہ السماع فی

مرتبہ اجتہاد کا ہے اپنے زمانہ میں سماع

نفسه مباح وانما اختلف حکم فی احد

اپنی ذات میں مباح ہے مگر مختلف ہوتا ہے حکم اس کا عارض

امور الاربعۃ لا بد السماع منها وهو

چار باتوں میں سے ایک کو جو ضرور میں اس کے سے

المستمع والمستمع والمستمع والاشماع

ایک سنا دینا دوسرا سنا لینا تیسرا سنانے والا چوتھا اسے سنانا

فی الذی فی المسمع ان یكون من لیسع

یعنی مسموع اور اگر مسموع نہ ہو تو کمان فتنہ کا جو بچے بچے مرد و عورت

مَنْطَنَ الْفِتْنَةَ وَفِي الْمَسْمُوعِ اِنْ مِنْ الشَّعْرِ

اور سننے والے ہیں وہ شعر
مَا نَهَى عَنْ مِثْلِهِ الشَّرْعُ وَفِي الْمُسْتَمْعِ اِنْ

چشمِ عمل کو شرم نے منع کیا ہے اور سننے والے میں یہ کہ
يَزِيدُ السَّمَاءَ فِي الْهَوَاءِ وَيَدْعُوهُ اِلَى

زیادہ کرے اور اس کو حرص اور بلاورے اور اس کو طرف
النَّصْعِ وَالرِّبَا وَفِي اِلَهٍ اِنْ يَكُونُ يَشَاءُ

بناوٹ اور ریاکے اور سازمیں یہ کہ چاہے
مِنَ الْمَزَامِيرِ فَاِذَا كَانَ السَّمَاءُ مِنْزَهًا

مزامیر سے پس جب کہ سماں ان
مِنْ هَذِهِ الْعَوَارِضِ فَهُوَ مَبْلَحٌ بِالْاِتِّفَاقِ

حوار میں سے پاک ہے تو وہ سبب بالاتفاق ہے
وَلَهُ دَلَالِيلٌ مِنَ الْمَعْقُولِ وَالْمُنْقُولِ فَاِذَا

اور اس کے واسطے دلیلین ہیں معقول اور منقول ہے پس
الْمَعْقُولِ لِمَا ذَكَرْنَا وَالْمُنْقُولِ فَنَذْكُرُهُ

معقول کا ذکر کیا گیا اور منقول اب ہم ذکر کرنے ہیں

فِي الْاَصُولِ

ان اصول میں

الْاَصْلُ السَّابِعُ فِي مَتَمَسْكَاةٍ

اصل سابع میں تمسکاتہ میں

مِنْ اَلْاَيَاتِ

آیات سے

قال الله تعالى فبشر عبادي الذين

فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے خوشخبری دے میرے بندوں کو جو

يسمعون القول فيتعون احسنه

سننے ہیں بات کو پس پیروی کرتے ہیں اچھی اور سلیکھ

فالقول يقتضی التعمید والا ستغراف

پس یہ بات تقاضا کرتی ہے عام طور کو اور عمول کو خالق اور مخلوق کی بات کو

والدلیل علیہ انه مدحهم بامتاع الا

اور دلیل عام ہونے پر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے توفیق فرمایا بندوں اپنے کی پیروی کرے

حسن اذ تفصیل الشئ علی نفسه لا

خوش ترین بات کی عام باتوں سے۔ بزرگی غلے کی اپنے نفس پر نہیں

يجوز فثبت ان المراد به جنس القول

ہوئی پس صرف خالق کی بات کہ مراد نہیں ہے پس کیا بہت مراد جس بات سے ہی

من كلامه تعالى وكلامه المخلوق

حق سبحانہ تعالیٰ کے کلام اور کلام مخلوق سے

ولو كان الالف واللام

اور اگر ہوا سے لام الف عرض

المضاف اليه كما اراد الزاهد

مضاف الیہ کے جیسا کہ مراد کیا ہے زاہد ہی نے

ای يسمعون فولي فالشعر اذا كان موافقا

اور سننے بیان کیے کہ بات میری۔ اس صورت میں شعر جو موافق ہوگا

لمعتاه يدخل في حكمه ايضا

سننے قول خدا تعالیٰ کے دلائل ہوگا اس میں نہیں۔

الثانية قوله تعالى واحل لكم الطيبات

آیت دوسری فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے حلال کئے واسطے تمہارے۔ طیبات

وهو ما يكون به طيب النفس الا ان

اور وہ وہ ہے جس سے خوش ہو دے نفس مگر یہ کہ

يكون حرمة منصوصة اذ الاصل

ہو دے حرام ہوا اور کمالیہ کی اصل ہو کیونکہ اصل

في الاشياء الطهارة والسماع طيبها

تو سب چیزوں میں پاک ہے اور سماع پاکیزہ ترین چیزوں کا

لان به طيب القلب وروح الروح

کیونکہ اس سے خوشی دل کی اور خوشی روح کی ہے

فمنوا ايضا حلالا لتبدل الة النص الثالث

اور نیز حلال ہے دلیل سے آیت تیسری

قال الله تعالى وجعل لكم السمع والا

فرمایا خدا تعالیٰ نے بنائے واسطے تمہارے سمعی اور

بصارا ولا فائدة قليلا ما تشكرون

بینائی اور دل تاکہ کم شکر کرو

ان الله تعالى من به على العباد هو يشتمل

تحقیق خدا تعالیٰ نے احسان جملہ بندوں پر نعمتوں کا اور شامل ہے

كل المسموعات الا ما يدعوا الى الفسق

سب چیزوں میں سے کچھ پر مگر جو چیز کو بلا دے فسق کی طرف

والسماع الذي ليس له مخطورات الشرعية

پس جس سماع میں خطرات شرعی نہ ہو

شی فہود اخل فی حکمہ وقولہ تعالیٰ

وہ داخل ہے احکامات خدا تعالیٰ میں اور فرمان حق سبحانہ تعالیٰ کا

واستفزز من استطعت منهم بصوتک

بعض آدمی ایسے شخص ہیں جو خرید کرتے ہیں لہوکی بات کو

فہذہ النصوص ما ولت وفيہا اقوال

اس نص کے معنی میں تاویل کی گئی ہے اور اس میں مفسر و مکتے

المفسرین قال بعضهم ہوا الحدیث ہو

بہت سے قول ہیں بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے مراد

السحر والكہانة وفي السمود ہوا للعب

جادو اور کھانت ہے اور سمود میں کھیل

والاستہزاء وفي الصوت ہوا الذی

اور استہزاء ہے اور آواز و ن میں مراد وہ ہے جو

یدعو الی الفساد وقال بعضهم

فنادی طرف بلاغہ اور بعض مفسران نے کہا ہے کہ مراد

الغناء فتعین القول البعض لیس

غنا ہے پس معین کر لینا بعض نکتہ قول کو واجب

بواجب لما ذکر وان سلمتا ویلیہم

ہیں ہے اور اگر تاویل کو مان بھی لیا جاوے

فالتوفیق بین الاقوال ممکن اذ المراد

قبیح ہی موافقت کرنا اس میں ممکن ہے اسلئے کہ غنا سے

بہا غناء الجاہلیۃ وہی استماع اشعار

مراد غنا جاہلیت ہے اور وہ سننا اور سن سنان کا ہے

اللتی تكون فیہا قصۃ حراوب الکفار

خمسین ذکر قصوں نرالی سبھا عت کفار کا ہو

و ذکر معاشقہم و وصف اصنامہم

با ذکر عشق غازی اور نکاح یا تعریف جن اور عیسیٰ ہو

فالرسل ان اللہ و اللع و الدعوت

پس اصل یہ ہے اس عقائد کیل کو اور پلانا

الی الفساد فیہ موجود و الدلیل علیہ

طریق فساد کے موجود ہے اور دلیل ہو حدیث

الخرایۃ اولی لیضل عن سبیل اللہ

ہو نیکی آخر آتہ پہلی کا کہ جو گمراہ کرتا ہے خدا قائل سے وہ گمراہ ہا ہوتی ہے

فالسماع الذی یفتم سمع الا غناء و یدعو

پھر سماع جو کہوے کانا شغفہ والوں کے اور بلادے

الی سبیلہ تعالیٰ بترك الالتفات عما سواہ

طریق راستہ اللہ قائل کے سوا چھوڑ دینے تو جہلے غیر اللہ کے پس

بخارج عن حکم و لہذا اول ابن مسعود

وہ خارج ہے حکم خدا ہدایت سے اور اس واسطے تاویل کیا ہے ابن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہو الحدیث بالشعر

رضی اللہ عنہ قائل ہے ہو حدیث کو ساتھ شعر کے

و استماع الشعر فی نفسہ لیس بجر املا نہ

حدیث شعر کا اپنی ذات میں حرام نہیں ہے کہو

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الشد

سماعہ انحضرت علیہ السلام نے اور پڑھا ہے شعر کو

الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم :

اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ علیہ السلام نے فرمایا ہے

فالحرمۃ فیہ بعارض وهو الاستہزاء

پس حرام عورت کا بے سبب عارضی کلمہ ہے اور وہ استہزاء

فی الدین والاضلال وتزئین الکفری

یعنی دین کے لئے جو گمراہ کرتا ہے یا سبب کفریت دینے کے لئے

قلوب المومنین لما ذکرنا فی نشات

مسلمانوں کے دلوں میں جبکہ ذکر کیا

شعراء الضالین فحکمہ صار فی الغناء

شعراء گمراہ کا پس حکم شعرا کا غناء میں ہی ہے یعنی غناء ہی

فہو اذ کان فارغاً عن هذه العوارض

یعنی جب کہ وہ فارغ ہو جائے اس وقت کہ اس کے دل میں غناء کی غرض ہو ان عوارض کے

مباح بالاتفاق

جو سبب حرمت میں نہیں ہیں وہ سبب ہی بالاتفاق

فصل الثامن فی تمسکات

آٹھویں فصل تمسکات

مِنَ الْاِخْبَارِ الْمَشْهُورَةِ

مشہور سے خبروں کے

مِنْهَا مَا رَوَى الثَّقَاتُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اور بعض احادیث سے وہ ہے جو روایت کی ہے ثقہ بزرگوں نے حضرت عائشہؓ

اللہ تعالیٰ عنہ بلا سناد الصحیح ان

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سناد اناد مسیم کے تحقیق

ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دخل علیہما

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ کے گھر میں داخل ہو کر

وعندہا جاریتان تغنیان ونضربان

اور ان کے پاس دو چوہریاں تھیں جو گانیں سن رہی تھیں اور دن

بدین و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بقیاتی تھیں اور آنحضرت علیہ السلام

متغش بتوبہ فامنہما ابو بکر فاشفق رسول

نہ پر چادر لٹے ہوئے بیٹھے تھے پس شیخ ابون کریم کو حضرت ابو بکر نے گائیے پس رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہ وقال

نایہ اسلام نے نہ مبارک اپنا چادر سے کھولا اور فرمایا

دعہما ابا بکر فانہما ایا م عیدنی روایۃ

چھوڑا اے ابوبکر! تو ان کو عید دے دو تو ان کو تحقیق یہ دن عید کا ہے اور ایک دوسری

اخری قال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایت میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مزمار الشیطان مرتین فقال النبی

دو بار فرمایا مزامیر شیطان ہے پس فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم دعہما یا ابا بکر فان

علیہ السلام نے چھوڑا ان دو لڑکیوں کو ابو بکر نے تحقیق

لکل قوم عید وعیدنا ہذا الیوم منہز

دو ایسے ہر قوم کے عید ہے اور عید ہماری آج کا دن ہے پس شیخ کرنا

ابی بکریدل علی حرمة السابقة لعنت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت کرتا ہے پہلی حرمت پر

النہی والدعوت الی الفساد واللتی

ہو سکے اور جانے طرف فساد کے جو

توجد فی غناء الجاہلیة وتسليم رسول

غناء ایام جاہلیت میں تھا اور ان لفظ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یثیر الی اباحة

صلی اللہ علیہ وسلم کا افشاء کرتا ہے مباح ہونے پر

الاحقة والنظر الی الاصل وهو الصواب

جو لاحق ہے نظر کرنے اصل اباحت کے ہے اور وہ آواز

والکلام الموزون المشحون من الحکمة

غرض و کلام متوازن ہے جو شامل ہے حکمت

والموعظة وحب الله تعالى فاذا كان

اور نصیحت اور محبت حق سبحانہ تعالیٰ پر پس جبکہ تھا

غناء الجاہلیة حراماً لهما للسکرو لا

غناء جاہلیت کا حرام برا بیخوشی کرنا اور

صنام فكان غناء الاستغفار اللتی یكون

بتوکل پس یہاں وہ غناء اور شعر جن میں

فیہا ذکر الالہیة النعمة والنعمة المودعة

ذکر ہو رشانیوں نعمت اللہ تعالیٰ میں شانہ کا جو: الہی میں

منتجا بزین الاسلام فی القلوب و

اور نتیجہ دینہ دانی میں آرا سگل اسلام کو دلوں میں اور

الدعوة الى دابر السلام عند علام

بلائیوال بین طرف سلاطین کے گھر کے نزدیک جانے والے

الغیوب وكذلك قال الصوفية السماع

میں سے انہی واسطے فرمایا ہے حضرات صوفیہ علیہ الرحمہ نے کہ سماع

محرك القلوب الى عالم الغيوب فان

حرکت دینے والا ہے دل کوں کو طرف عالم الغیوب کے پس اگر

قلت اذا كانت اباحة مقيدة في يوم

کہے تو جب اباحت قہر کی گئی عید ہی کے

العید کیف يدل على استماع في غير

دن کو ہے پس کیونکر ولادت کرتا ہے غیر وقت عید کے

ذات الوقت قلت المراد بالعید

سنے کو کہیں گے ہم مراد عید کے

يوم عید به السور والدلیل علیہ

دن سے وہ دن ہے جس میں خوشی ہو اور دلیل اس پر

ذكر الايام ويؤيده قوله تعالى ربنا

فرمایا علیہ السلام کہ جو ایام عید ہا ایک دن عید کا اور تائید کرتے ہیں اس قول سے تعالیٰ کا

انزل علينا ما يذرة من السماء الى الارض

اوتار ہماری اوپر خوان آسمان سے آخر

ايه يكون عيد الاول لنا واخبرنا

وہ تک تاکہ ہم سے عید ہماری واسطے آوے اور آخر

فالمراد به اعادة السور فثبت ان

پس مراد عید سے پہلے آنا خوشی کا ہے پس ثابت ہوا

کل یوم یعود بالسرور فهو عید

جس دن خوشی ہووے دن عید کا ہے

ومنها ما روی عن عائشة رضی اللہ

اور بعض اخبار مشہور ہے وہ ہے جو روایت کی گئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا قالت کانت عندی جاریة

قائلہ یہاں ہے فرمایا ہے حضرت صدیق نے اپنی میرے پاس ایک لڑکی

من الانصار فزوجتها لی رجل من

قبیلہ انصار سے نکاح کر دیا میں نے اس کا ایک مرد انصار کے

الانصار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ساتھ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم یا عائشة الا تغتبین هذا الحی

دوسلم نے اے عائشہ کیوں غنا نہ کیا ہے قبیلہ

من الانصار فانہم یحبون الغناء فهذا

انصار میں کیونکہ انصار دوست رکھتے ہیں غنا کو پس یہ

لحدیث دلیل اباحۃ مطلقۃ لان النبی

حدیث دلیل ہے مطلق جملہ ہونے غنا پر کیونکہ تعریف فرمائی

صلی اللہ علیہ وسلم وصف الانصار

آنحضرت علیہ السلام نے انصار کو

بحب الغناء وقد قال اللہ فی شان

دوستی غنا پر اور تحقیق فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ شان

اصحابہ ولكن اللہ حب الیکم لایمان و

اصحاب آنحضرت علیہ السلام کے تحقیق تم کو یہ فرمایا ہے تم کو ایمان اور

نَهَيْتُهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرِهَ إِلَيْكُمْ الْكَفْرَ

نہایت کر دیا ہے اور سکو تیار سے دونوں میں اور مکروہ کر دیا تمہاری دونوں میں کفر

وَالْفُسُوقُ الْعَصِيَانِ فَلَوْ كَانَ

اور فسق اور گناہ پس اگر ہوتا

الْغَنَاءُ مَعْصِيَةً لِّكَانَ عَلَيْهِمْ مَكْرُوهًا

غناہ معصیت گناہ ہوتے ہوتا اور مکروہ دونوں میں مکروہ

لَا مَجْرُوبًا فَتُتَبَّعُ بِهِ إِنْ أَسْتَمَاعَهُ مُسْتَحَبٌّ

نہ مجبور یہ پس ثابت ہوا اس سے کہ سنا غنا کا مستحب ہے

فِي كُلِّ الْأَزْمَانِ فَلَا يَخْصُ فِي الْوَلِيَّةِ

سب اوقات میں نہ ایک وقت میں اس لئے کہ نہیں خاص ہے ولیہ کو

إِذَا الْحَبُّ لَا يَتَغَيَّرُ فِي وَقْتٍ دُونَ وَقْتٍ

حبب حبب وقت کو نہ بدل جاتا ہوتا ہے

فَيَسْتَلِ كُلُّ الْأَوْقَاتِ وَفِي إِبِلَاحَةِ كَثِيرًا

مباح ہونے غنا میں چنا حد میں

مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُسْنَدَةِ مِنْ حَيْثُ لَا يَخْصُ

اسناد کی روایت میں اوں کا احاطہ

عَدَدُهَا وَنَحْنُ التَّقِينَا بِالْحَدِيثَيْنِ إِذْ هَا

نہیں ہو سکتا ہئے وہ حدیثوں پر کفایت کری ہوا ہی کو

كَافِيَانِ لِلشَّهَادَةِ وَمَا رَوَى الْفُقَهَاءُ مِنْ

اور جو روایت کر آقا علیہ السلام سے ہے

الْأَخْبَارِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ وَجَابِرٍ وَغَيْرِهِمَا

اور حدیثوں سے ابی امامہ جابر وغیرہ سے

اور حدیثوں سے ابی امامہ جابر وغیرہ سے

رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی حرمتہ فلا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی حرمتہ فلا

یتصل بصحت الاسناد فلا یعتبر عند

تفتیش سند مسیم پس اعتناء نہیں کیا گیا نزدیک

المحدثین کما ذکر السیخ محمد الدین رحمہ اللہ

محمد بن کئے جیسا کہ ذکر کیا شیخ تہذیب الہدایہ رحمہ اللہ

علیہ فی کتابہ صراط المستقیم ولو اعتبر

علیہ نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں اور اگر اعتبار ہی کیا جائے

فلا یعارض حدیث عائشۃ رضی اللہ

بہنیں مقابل ہوتی حدیث عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا لانہا اشہر فقہا منہ ولورتا

نفاذ عنہا کہ کیونکہ وہ مشہور ترین فقہائین اور ائمہ

ملت فیہا لعرفت ان کل واحد منہا

مائل کہے تو ان وہ حدیث میں پہچان جاویگا کہ تحقیق ان وہ دونوں میں

دلیل علی ایسہ فالاول ما روی عن

دلیل ایسہ حاجت کی ہے اسہ پہلی حدیث جو روایت ہے

ابی امامہ رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ

ابی امامہ رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ

الصلوۃ والسلام ما من رجل یرفع

علیہ الصلوۃ والسلام نے کوئی آدمی جو بلند کرے

صوتہ فی الغناء الا بعث اللہ علیک

آواز اپنی نفاذ میں جیسا کہ نفاذ اللہ تعالیٰ اور

الشیطانین احدهما علی هذا المنکب

دو شیطانوں کو ایک اورس کے ایک کندھے پر اور

الآخر علی هذا المنکب فالوعید یتر

دوسرا ایک کندھے پر پس = دھمکانا اور وعید

الی رزع الصوت عند الغناء لانه

کرتے والی آواز پر غن کرتی ہوئی

السماعة فلا حجة للمنکر فی حرمة اذ هو

سننے والی پر پس نہیں بخت ہے منکر کو حرمت غنا پر کیونکہ

یزاحمة عند الاستماع فهو ممنوع لمن اجبر

بند کرنا آواز کا مزاحمت کرنا ہے سننے غنا کے اور یہ ممنوع ہوا

فیدل علی جواز استماعه الا تری ان لنا

پس دلائل کرتی ہے جائز ہونے سننے سام کو آیا نہیں دیکھتا ہو تو کہ ان

امرو بالاستماع والا نضاف عند تلاوة

حکم کچھ نہیں مانتے سننے کے اور چہا رہنے کے وقت تلاوت

القرآن اذ التکلم یزاحمة الاستماع

قرآن شریف کے کہو کہ سلام کرنا مزاحمت کرنا ہے سننے کو

خر ما روی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور حدیث دوسری وہ ہے جو روایت کی ہے جابر رضی اللہ عنہ نے

عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم

قال علیہ السلام ان ابلیس اول من

خرانا آنحضرت علیہ السلام نے اول وہ شخص جس نے

زاج و لغنی فهو ما قول بانينامه والرياء و

التي هي الاستهزاء اذ يتعبد به في غناء

دعوة الى الرياء والهو فلهي مجموع بل لا يفاق

اما النوحه على فوت العبادة والغناء لطيب

القلب فلا يشبه فهو مباح كما ثبت في هذا

يحصل التوفيق بالاجبار هو الاصل اما

قولهم الغناء حرام والجلوس فيها فسق

والثلث ذريرا كفر فهو افتراء محض منه ليس

فيه رفق كما قد عليه السلام اذ انتلذذ

بالحرام وان كان زائلا ليس يفر عند اهل السنة

والجماعة فهذا القول يرجع الى عقيدة اهل

و جاعت كيه بس قول رجوع كراته حرف عقيدة اهل

الحواء فلا يعقدية +

ہوا خواہ کے اعتقاد کرنا چاہئے اور نہ

الأصل التاسع في آثار المروية

اصل نون بیچ قبرون مشہور کے جو روایت کی گئی

عن الثقات

ثقات سے

روى الشيخ العارف ابو طالب مكي حجة

روایت کیا شیخ عارف ابو طالب مکی

الله تعالى عليه عن كثير من السلف صحابي

علیہ الرحمۃ نے بہت سے سلف صالح اصحابوں

وتابعي وغيرهم ان السماع مباح وسمع

اور تابعین اور سوائے ان کے سے کہ تحقیق سماع مباح ہے اور مستحب

كثير من الصحابة والتابعين وقوله معتبر

بہت سے اصحاب اور تابعین نے اور قول ان کا معتبر ہے

لو فور علمه وكمال حاله وعلمه باحوال

بہ سبب زیادتی علم اور کمال مال اور علم اور کمال احوال

السلف وقال ان انذر هذا السماع مجمل

سلف پر اور فرمایا اور انہوں نے اگر انکار کیا جائے اس سماع کا مجمل

مطلقا غير مقيد ومفصلا يكون انكار

مطلقاً بغیر قید اور تفصیل کے تو یہ انکار ہوگا

علی سبعین صدیقاً وان کنا لعلم الا

ستر صدیقون کا اور ہم . جانتے ہیں کہ

انکار اقرب الی طبع القراء المتزهدین

انکار قریب تر ہے طرف طبیعت قاریوں اور نہہر کلماتہ الی

وانا لفعل ذلک لان لعلم ما لا یعلمون

اور ہم انکار نہیں کرتے کیونکہ ہم جانتے ہیں اور چیز کو کہہ نہیں

وسمعنا من السلف الصالح ما لا یسمعون

اور سنا ہے ہم سے سلف صالح سے وہ جو نہیں سنا ہے نہہر

وقال ایضاً ان المنکر للسمع علی الاطلاق

اور کہا ہے کہ تحقیق منکر سماع مطلقاً

من غیر تفصیل لا یخلو من احد الافات

بدون تفصیل خالی ہوتا ہے تین آفتوں سے

الثلثة اما جاہل بالسنن والاثر واما

یا تو جاہل ہے سنتوں اور اثر سے اور یا

معس بما یشیر له من اعمال الاختیار واما

سست کرنا والا ہے اور پھر کو کہ سہام کیا ہے اور کو تکملوں سے اور یا

جامد الطبع لا ذوق له وهو کما یجمل

جمید ذہنی ہے کہ نہیں ذوق اور وہ کما ہے تو ہے ابھارا

اسفار و ذکر فی کتاب البیان فی الفقہ

کتابوں کو اور ذکر کیا ہے کتاب بیان کے علم فقہان سے

رہوی عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایت کی گئی ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اِنَّهٗ كَانَ عَمِدَةً جَامِرًا بَانَ اَعْوِيَةً زَانًا يَكَاۤرًا
جیسے اولیٰ اس پر دو نصیب ہو گاں دیتے ہیں

وَقْتُ السَّحْرِ قَالَ اَمْسِكَا فَاِنْ هَذَا وَقْتُ
وقت فجر کہا دوتے بند ہو جاؤ گے جس وقت وقت

الاسْفَارِ وَرَبِّي السَّيِّئُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ السَّيِّئُ
صہو کا ہے اور روایتی کہی ہے پیچیدہ عبد الرحمن سیئہ

بِاسْنَادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
ساتھ اسناد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

اِنَّهٗ سَأَلَ عَنِ الْغَنَاءِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ اِذَا
کہ تحقیق وہ سوال کرتے تھے غنا سے فرمایا نہیں ہے خوف سبب

لَمْ يَلِكْ مَعَهُ شَرَابٌ وَفِي تَهْذِيبِ الْا
نہو اور کے ساتھ شراب اور تہذیب الاطلاق کے

حَامِ الشَّافِعِيِّ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
امام شافعی نے لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اِذَا خَلَا فِي دَارِهِ يَتَرَنَّمُ بِالْبَيْتِ اَوَّلِيَّتَيْنِ
اپنے گھر میں اکیلے ہوتے ترنم کرتے ایک بیت و دو بیت کے ساتھ

فَاسْتَاذَنَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
پس اس نے مانگا ایک عبد الرحمن بن عوف سے

وَهُوَ يَتَرَنَّمُ فَقَالَ سَمِعْتَنِي يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
حالانکہ وہ ترنم کرتے تھے پس کہا شافعی اے عبد الرحمن

فَقَالَ نَعَمْ اِذَا خَلَوْنَا مَنَّا زِلْنَا لِقَوْلِ كَمَا لِقَوْلِ
کہا ان جب میں اکیلا ہوں یا میں اٹھتا ہوں کتابوں جیسا تم کہتے ہو

فَلَيْتَ بِهَذَا اِنْ غَزَا لَتَطْيِبَ الْمَقْنَسَ مَبَارِجَ

پس ثابت ہوا کہ غنا ۱۰ اسلئے غنی کرنے غنی یہ مابرج تھا

وَهُوَ مُتَعَارِفٌ بَيْنَهُمْ وَذَكَرَ الْغَزَا لِي عَنْ

اور شہور تھا اور نین اور ذکر کیا ہے امام غزالی نے

يُولُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّهُ قَدْ سَأَلْتُ الْأَمَامَ

یولس بن عبد الاعلی سے کہ سوال کئے تھے امام

الشَّافِعِيُّ عَنْ أُمِّهِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ السَّمَاءُ فَقَالَ

شافعی رحمہ اللہ سے کہ اہل مدینہ سے پرس فرمایا

لَا أَعْلَمُ أَحَدًا عَلَّمَ الْحِجَازَ أَنْ يَكْرَهُ السَّمَاءَ إِلَّا أَنْ

نہیں جانتا ہوں کہ کون کس کو علم دے کہ حجاز سے کہ کر دہ جانتا ہو کہ کو کر کہ

يَكُونُ مِنْهُ فِي الْأَوْصَافِ مُنْكَرًا قَوْلَ ابْنِ

ابو سعید کہنی وصف انکار کئے گئے ہیں لیکن قول ابن

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْقَاءَ يَنْبِتُ الْقَاءَ

مسعود رضی اللہ عنہ قلعے عنہ کا کہ غنا اور کائنات ہے نفاق کو

فِي الْقَلْبِ كَمَا يَنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ فَهُوَ دَلِيلٌ

دل میں جیسا کہ اور کائنات ہے دان سبزہ کے نہیں ہیں یہ دلیل ہے

عَلَى أُمِّهِ أَذِ الْفَقَاقِ لَا يَصْلُحُ إِلَّا فِي أَمْرِ

مبارج جو ملے جو اسکی اسلئے کہ نفاق صلاحیت نہیں رکھتا مگر نیک

صَالِحٍ بَانَ يَكُونُ الْفَاعِلُ نِيَّةً فَاسِدَةً فَإِذَا

کام میں اسطورہ کہ فعل کر نیوالے کی نیت فاسد ہو پس

النِّيَّةُ الْفَاسِدَةُ يَفْسِدُ الْعَمَلُ فَلَيْتَ بِنِيَّةٍ

نیت فاسد نیک عمل کو فاسد کرتی ہے پس ثابت ہوا امر نیکو

ان الغناء في نفسه امر صالح بالافاق

کہ ما اپنی ذات میں ایک ہے بالافاق

اما قول عثمان رضي الله تعالى عنه ما

لیکن قول عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ نہ

لغيت ولا مئنت ولا مست ذكري

گایا میں نے اور نہ آرزو کی میں نے اور نہ چھڑا سزا گاہ اپنی دلچسپی

يحيى عند باليت رسول الله صلى الله

جب سے کہ بیعت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فهو محمول على غناء الجاهلية

میر و سلم سے پس یہ قول حمل کیا گیا غناء جاہلیت پر

لوافق الآثار بين القولين وهو الاصل

داسطے موافقت دونوں قولوں کے۔ یکے قول باول کا نہ دو کینز کو یکے پس باحتیاج

ولذا قال الشيخ في السماء حلال وحرام

اور اسی لئے فرمایا حضرت سلطان الشافعی رحمہ اللہ کہ سماع کے حلال و حرام

وشبهة فمن سمع بنفس مشاهدا لا شهوة

و شہبہ ہے پس جو شخص نے سنا نہ نفس۔ شہوہ اور حرص کے

وهوى فهو حرام لمشابهة غناء الجاهلية

پس یہ حرام ہے واسطے شامہ ہونے غناء جاہلیت کے

ومن سمع بطبيع على صفة مباح من

اور جو شخص نے سنا طبع کے اوپر صفت مباح کے کینز

جارية او نواحة كان فيه دخول شبهة هو

یا زوجہ اپنی سے اور اس میں طبعہ ہوا ہے

وَمَنْ سَمِعَ بَقْلَبٍ سَلِيمٍ عَنِ الْحَمْدِ وَالطَّبَعِ لَا

اگرچہ مباح ہو لیکن نوات میں اگر کسی نے دلی سلامت سے جو لہو اور لذت طبیعت کے

عَبَّارٌ وَلَا يَنْتَاهِ وَالشَّوْقُ إِلَى لِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

سبب سمجھا ہے محبت اور خبردار رہنے اور شوقی ملاقات واسطے رب اپنے کے

فَلَوْ حُلِّلَ بِالْإِتِّفَاقِ وَيَوْمَ إِلَهِ أَقْوَالِ لَيُصَوِّفُ

پس یہ حلال ہے بالاتفاق اور اشارہ ہے طرف اویس کے اقوال حضرات صوفیہ میں

قَالَ ذِي الْبُؤْنِ السَّمَاءِ وَارْدُ حَقٍّ يَزْجُرُ لِقَاءَ

فرمایا ہے حضرت ذوالبؤن سورہم کے سماع وارد حق تعالیٰ کی طرف ہے اور اشارہ ہے

إِلَى الْحَقِّ مَنْ أَضْمَعَ إِلَيْهِ لِحَقِّهِ وَمَنْ أَضْمَعَ

طرف خدا تعالیٰ کے پس جس نے واسطے حق کے سنا محقق ہوا اور جس نے سنا قاضی

إِلَيْهِ بِنَفْسٍ تَزْنِدُ وَقَدْ أَقَالَ الشُّبُلُ حِينَ

نفس سے ذمہ داری ہوتا اور ایسی ہی فرمایا شبلی ہم نے جب

سَأَلَ عَنْهُ ظَاهِرَ فِتْنَةٍ وَبَاطِنَ عِبْرَةٍ مَنْ عَرَفَ

پوچھا کیا اوں سے ظاہر سماع فتنہ ہے اور باطن اسکا محبت ہے پس جس نے پہچان

لَا شَارَةَ حُلِّ لِهَ السَّمَاءِ وَالْأَفْقِ اسْتَدْرَكَ

اشارہ کہ حلال ہوا اسکو سماع اور نہیں تو باطن اس نے

الْفِتْنَةَ وَلَقَرَضُ الْبَلِيَّةِ فَنَبَتْ بِهَا أَنْ السَّمَاءِ

فتنہ اور آگے آئی بلا پس ثابت ہوا سام

اللطيف غِذَاءُ الْأَرْوَاحِ لِأَهْلِ الْمَعْرِفَةِ

لطیف غذا روح کی ہے واسطے اہل معرفت کے

وَبِالنَّظَرِ إِلَى نَفْسٍ حَسَنٍ لَا قَبِيحٍ أَصْلًا أَذْهَمَ

اور اپنی خات میں اچھا ہے کوئی قباحیت اس میں نہیں کیونکہ وہ

حظ الارواح و بہ ہزت الا شباح

حظ روح ہے اور پلٹے ہیں اوس سے بدن

ذائق الی دقاق السماء الطیف غذا

انچہ لہا ہے بر علی دقاق کہ کہ روح لطیف تر غذا

الارواح لاهل المعرفة ولكن مختلف حکم

روح کی ہے واسطے اہل معرفت کے مگر مختلف ہوتا ہے حکم اوسکا

بیکم المستمعین من حملہ علی حق فله حق

سب حکم سننے والوں کے پس جس نے حمل کیا اوسکو حق پر اوسکے واسطے حق ہی

من حملہ علی ضدہ فله کذا الکت فہو کا الراي

نے حمل کیا بخلان اوسکے پس اوسکے واسطے برسا ہی ہے پس وہ مانند ہوا

الشجرة اذہب علی البستانین روح المشام

درخت کے ہے جب وہ جلتی ہے باغون میں راحت دیتی ہے دماغ کو

بطبہ و اذ امرت علی المزابل یجرق لفسرہا

ناغوشیہ اور جبہہ جلتی ہے کنگی پر جلاتی ہے دماغ کو بدبو می ستہ

فلا حیاط علی قدر المستمعین قال الشیر

نہ حیاط ہے طبع میں اور پر اعجاز حال سننے والوں کے فرمایا حضرت شیخ سلطان السامع

من اسمع ثلث متسمع وستمع وسماع

روح سننے والے میں قسم ہیں متسمع وستمع وسماع

والمستمع لیسع

سماع وستمع سماعت وقت کے اور ستمع سماع ہے

تسماع و السامع لیسع بحق فالصفة المتسمع

سماع وسماع سماعت سماعت حق کے پس صفت متسمع

التو اجد وصفة المستمع الوجد وصفة

تو اجد ہے اور صفت مستمع وجد ہے اور صفت

السامع الوجود كما سذكرفي هذا الاصل

سامع وجود ہے کہ ذکر کرتے ہیں اسکا یہ اصل کے

الفصل العاشر في بيان

نقل دسویں بیج بیان

حقيقة التواجد

حقیقت تواجد کے ہے

اليو اجد حركة متروكة لصدور عن

حرکت متروک ہے جو صادر ہوتا ہے

المستمع بذا اختياره عند غلبة السماع

بذات اختیارات اور کے وقت غلبہ سماع کے

عليه فهو محسن اذ هو يستدعي وجد

اوپر ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے دل کے

القلب والوجد داعي الى وجود

دل کا ہونا دعا ہے طرف وجود

المحبوب ويؤيده قول النبي عليه

محبوب ہے اور مدد کرتا ہے اسکی ارشاد آنحضرت

السلام قال عليه السلام حين اطلق

فرمایا حضرت علیہ السلام

معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ التواجد

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی التواجد

علو القلب یا معاویۃ لیس بکریم

یو صبح ہے اے معاویہ نہیں ہے کریم وہ

من یمز عند سماع ذکر الحبيب و

مخفی جو نہ جہش کرے وقت سخن ذکر حبیب کے اللہ

سئل الجلیل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

در یافت کئے کئے جلیل رحمت اللہ تعالیٰ

عن التواجد فقال ان اللہ تعالیٰ

تواجد سے پس کہا حقیق اللہ تعالیٰ نے

خاطب الارواح فی الميثاق بقوله

خطاب کیا روحوں کو دن ميثاق کے

الست بربکم استغربت عن ربہما

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں پر جو کئی ادا میں پروردگار پہنچے سے

بسماع الكلام فالارواح اذا سمعوا

سننے اس کلام سے پس ارواح جب سنی ہیں

السماع حرکتکم ذکر ذلک فلا ہتزاز

سماع حرکت دیتا ہے اُنکو یاد کرنا اوس آواز کا پس بعض کہتا

یہ لیس بمنکر لان النبی علیہ السلام

سننے سماع کے نہیں اُنکو کیا کیونکہ آنحضرت علیہ السلام نے

فعل کذا و الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ایسا کیا ہے اور اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لَكَذَلِكَ وَقَدْ رَوَى أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

جہی الہا کیا ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے آنحضرت علیہ السلام

وَالسَّلَامُ قَالَ لَعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

و السلام نے علی رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ فَخَلَّ وَ قَالَ

عنه کہ فرمایا تو میرے سے ہے اور میں تجھ سے ہوں پس بخش فرمایا علیؑ نے اور فرمایا

لِجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ شَبْهَتُ خَلْقِي

حضرت جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ عنه کہ تو صورت اسیات

مَخْلُقِي فَخَلَّ وَ قَالَ لَزَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

میں پیدا ہوا ہے پس بخش کیا زید رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا فَخَلَّ وَ التَّحِلَّ

عنه کہ تو بہائی میرا ہے اور محبوب میرا ہے پس بخش کیا صبیح کرنا

عَنْهُ الطَّرِبُ وَهُوَ صِفَةُ لِلرُّوحِ مَكَ

نوشی کے وقت اور صفت روح کی ہے جیسا کہ

لِشِيرٍ الْجَبِينِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلِه

اشارہ کیا ہے جندہ رحمتہ اللہ تعالیٰ عنه نے عرفا کو

وَلِخَرِيَاتٍ بِالْقَلْبِ فَالرُّوحُ مُحْرَكٌ

اور محرک ہوتا ہے ساتھ اس کے دل پس روح حرکت دینے والی ہے

وَالْقَلْبُ مُحْرَكٌ فَذَاكَ أَمَّا الرُّوحُ

اور قلب حرکت دیا گیا ہے پس جو وقت کہ روح

يَهْتَزُ بِالنَّغْمَةِ وَالْقَالِبُ رَهِينًا بِهِ فَلَا

جھیش کرے اور قالب پیٹنے جسم کر دیتی اس کے ہوں پس نہیں

يَصْدُرُ عَنِ التَّوَاجِدِ إِلَّا حَرَكَةً

صدر ہوتا وہ حرکت کرنے والے سے حرکت

الْمَوْزُونَةِ إِذَا غَمَتِ مَوْزُونَةٌ فَلَا

موزون کیونکہ غمت موزون ہے پس زمین ہے

سَبِيلُ الْكَلَامِ لَا يَكُونُ وَلَا يَجِدُ بَلَاءً

راستہ واسطے انکار کے کیونکہ پایا جاتا ہے وہ بغیر

اخْتِيَارِ التَّوَجُّدِ فَالتَّوَاجِدُ

اختیار کے وجود کرنے والے میں پس دید کرنا

دُونَ الرِّقْصِ أَذْهُوَ تَحْرُكٌ بِاخْتِيَارٍ

غلاہ رقص کے ہے یہ سب ایک رقص ایک حرکت ہے با اختیار

لِلْمُتَصَنِّعِ وَهُوَ فِعْلُ السَّفَهَاءِ وَ

واسطے دیکھا دیکھے اور یہ کام احمقوں کا ہے

الْمُتَصَنِّعِينَ عِنْدَ غَلَبَةِ الْهَوَاءِ

دقت غالب ہوتے ہو اور حرص کے

فَهُوَ حَرَامٌ بِالْإِتِّفَاقِ أَمَّا

پس وہ حرام ہے بالاتفاق پس

حَرَكَةُ التَّوَاجِدِ مُنْتَوَعَةٌ بِتَوَخُّ

حرکات وجود کرنے والے کی طرح حرام کیونکہ یہ سب طرح طرح

الْأَحْوَالِ حَرَكَةُ تَصْدُرُ عَنْ

ہونے حال اور ان کی ایک حرکت سے

عِنْدَ الْقَبْلِ وَهُوَ تَحْرُكَةٌ

وقت قبلت کر کے مانند حرکت

المذبح عند الذبح وحركة توجدهم

ذبح کے وقت و ذبح کے اور ایک حرکت ہے جو باقی ہے

عند الطلب وهي الحركة النون عند

وقت طلب کے اور یہ حرکت مانند حرکت پہلی کے ہے وقت

مشاهدات الیہ عن الساحل وحركة تبع

دیکھنے اوس کے دریا کو کنارہ پر سے اور ایک حرکت ہے جو پہلی کے

منہم عند الطرب وهي الحركة الفراس

وقت خوشی کے اور وہ مانند حرکت پر واز کے ہے

عند لقاء النور والتعب للنفس والطلب

نزدیک ہونے اور خوشی کے پس کرب واسطے نفس کے ہے اور طلب

للقلب والطرب للروح فهذا الاهتزاز

واسطے دل کے ہے اور خوشی واسطے روح کے ہے پس یہ جہش

مختص باهل الكمال كما اهتزاز النبي صلى الله

خاص ہے واسطے اہل کمال کے جیسا کہ جہش کی ہے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم مع اصحابه عند سماع هذا القصيد

علیہ وسلم نے سہ اپنے اصحاب کے نزدیک سننے اس قصیدہ کے

المملو من الحب لقد اسعت حية الهوى

کہ بھرا ہوا ہے محبت سے حقیقت کا نام سانپ دوستی نے

كيدى فلا طيب له ولا راقى الا الحبيب

میرے جگر کو نہ اوسکا طیب ہے اور نہ دوسرا دوست

الذي شغفت به فعنده رقيتي وتراق

جسکا کرینتہ ہوں میں اوسکے نزدیک ہے دہا میری اور غم میرا

حضرت مرزا جامی علیہ الرحمۃ مکتبہ مجید، دار العلوم دیوبند

بکزیہ رشتت جگر سب چیبیب میشت سہ رفت سہ دورا
نکون چیبیب دبر کر رבוד دل زدستم بنوں گرمی در بد بکسہ علاج امارا

حی سقطردائے عن منبکبہ فاذا کان

تا آنکہ گرمی چادر حضرت علیہ السلام کے شانہ سے پس جبکہ ہوا

التواجد فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تواجد فعل آنحضرت علیہ الصلوہ والسلام کا

واصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فهو محمود

اور اصحاب آنحضرت کا پس یہ اچھا ہے

وان کان بالنظر الی ظاہر لعب کما نبہ

اگر چہ بلوی النظر میں بظاہر لعب ہے جیسا کہ نسبت کیا

معاویۃ رضی اللہ عنہ حیث قال ما احسن

معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا کیا اچھا ہے

لعبت یا رسول اللہ فمنعہ النبی صلی اللہ علیہ

لعب تمہارا یا رسول اللہ منع فرمایا اللہ کے رسول علیہ

وسلم کما ذکرنا وکان لہ ظاہر ہا طس

دارم سن جیسا کہ ذکر کیا جئے تو ہوا کے بھی حرکات ہیں

ظاہر حرکات مریبہ و باطنۃ غلیات

جو دیکھے جانتے ہیں اور باطنی غلیات ہیں

مخفیۃ فهو عند ارباب الصورۃ

مخفیہ ہے لیکن یہ وہ نزدیک ظاہر کے ہیں

هزل اذ هم لا يطلعون على غلبات السر

اصب ہے کہ وہ نہ دیکھ سکتے غلبات پر لشکر سے

و يحسون الحركة الصورية وعند اصحاب

اور محسوس کرتے ہیں حرکات ظاہری کو اور نزدیکی اہل انجمن

السر جد اذ هم يغلبون بالمشاهدة

وہ ایک نہ پیش منظر ہے کیونکہ وہ غلبے کئے ہوئے ہیں مشاہدات

السرية ولا يشاهدون الحركة الصورية

پر مشہور نہ اور نہیں دیکھتے ہیں حرکات ظاہرہ کو

فهم الخبر المسمى يبنى عن هاتير الحالين

پس یہ خبر نامی خبر درجی ہے ان دونوں حالتوں سے

وهو عجز لا يشهده فيه اما خجان صاحب

وہ عجز نہیں مشہور ہے جو اس کے کس ترو و دون صاحب

العباءة فيه تحول على قول معاوية

وہ عجز اس میں بدل گیا ہے اور قول معاویہ کے

في اطلاق التواجد على اللب فهو

حالات تروے اور لے تواجد کو وہ ہے

شبه ذاك شاكرو بركة الله تعالى لا يقف

شعبہ ذاک شاکر بیکہ اللہ تعالیٰ کی شہادت پر کسی نہیں کر سکتا

عن ذكره ليلا ونهار البسم اوجبه اقرب

ذکر اللہ سے رات و دن بسم اور اقرب کرنے سے نزدیک تر

الى صفوة الملائكة ليس له من حالة العنق

صفوۃ ملائکہ کو نہ ہے ان کی حالت عنق

و غلبة السماع شعور اذ ليس بينهما ملازمة

اور غلبہ سماع سے شعور نہیں ہے ان دونوں میں لغز

مساوئۃ کا یوجد احد بدون الآخر

برابری کا نہ پایا جاوے ایک دوسرے میں

حماذ کر شیخنا نظام الحق والدين عن الشيخ

جیسا کہ ذکر کیا جاوے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سلطان الشیخ حضرت نظام الدین اولیائے شیخ

العارف نجم الدين قدس الله سرها

نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے معقول

في الفوائد الفوائد قال في شأنه فيه

فوائد العارف میں فرمایا۔ بیچ شان اونکے

كل نعمة ما هي تكن للبشر وجودها فهي

حقیقی جو نعمت کہ ممکن ہو انسان کو وہ نعمت موجود ہے

موجود الانعمة الشوق ونعمة السماع

ان چاروں میں اگر نعمت عشق و نعمت سماع

فالترها مفقود لقوة الصحو والاستغفار

پس اگر ان دونوں میں کم ہے اور جن پر سبب قوی ہوئے قرہ صحو اور استغفار ہوئے

بالتعبد فالحج ان لا يدل على ضعف هذا

اونکی عبادت میں پس ظہان صاحب حوارف کا دلائل نہیں کر ضعف اس

التعبد بل يرجع الى ضعف الحال لان

حدیث پر بلکہ رجوع کرتا ہے ضعف حال صاحب حوارف پر اسلئے

صاحب "القلوب" يرجع فيه وهو أقرب

کہ صاحب قلوب نے درج کی ہے۔ حدیث اپنی کتاب میں

الحمد لله رسول الله صلى الله عليه وسلم واعلم

زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دائرہ ہے

بالسنن والاثر ویعرف بصحة فافهم

حدیث اور خبر رکھتا ہے صحیح ہونے اور سچے پس سمجھو

الخاتمة

خاتمہ

اعلم ان مسئلة السماع مختلف بين الفريقين

جان کہ مسئلہ سماع مختلف ہے درمیان فرقہ ہائے

المنكرورة كما بيناه فلا يكون الية مقيدة

منكرہ كجیسی کہ بیان کیا ہے پس نہیں ہوگا مہم او سکا ایک

زمان دون زمان كذلك الاباحة والحرمة

زمانہ میں نہ دوسرے زمانہ میں ایسے کہ مباح ہونا اور حرام ہونا

لا يثبتان الاباح والوجوب بعد بيننا عليه

ثابت نہیں ہوتا مگر وجہ سے اور وجہ پر بعد بینہ ہمارے صلی اللہ علیہ

الصلاة والسلام مفقود فليف يصح قول

رسول کے کہ ہے یہ منقطع ہے پس کیونکر صحیح ہوگا قول

المنكر انه قال عليه ما يستحقه ان السماع

منكر کا جیسا کہ کہا اس نے وہ مستحق ہے اسکا کہ تحقیق

كان مباحا في زمان السلف فلان

تھا پہلے زمانہ میں مباح تھا اور اب

حرام بالاتفاق اذا اهل في زماننا مفقود

حرام ہے بالاتفاق کیونکہ اہل اس زمانہ میں گم نہیں

وہو ادعاء الوحی و اطلاع الغیبات

اور یہ دعویٰ وحی کا اور عیب پر خیر نہ ہو سکا اور کفر نہ ہے

فقد انه لا یحقق الا بها وهو کفر بلا اتفاق

بالاتفاق کیونکہ وہی متفق ہے اور عالم عیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں

فثبت ان به قوام الضلال ولا یقول

پس ثابت ہوا اس قول میں قوام گمراہی ہے اور نہیں کہتا

مثل هذا الا المبتدع الضال فافهم

ایسا مکرر بدعتی گمراہ میں سمجھو

واجتنب والظرفی هذا الرسالة

اور پرہیز کرو اور دیکھو اس رسالہ میں

بعین الانصاف حتی یمحق خلاف

انصاف تک لغو نہ ہو حتیٰ بچھو جو جاد سے غلات

الاختلاف وفقت الله تعالى وایانا

اختلاف تو یقین دہی چھو خدا تعالیٰ اور ہم کو

على امتابعة السلف الصالحين

اور پر شاہدیت سلف صالحین

بحق نبیہ المختار

حق پیغمبر مختار

والہ الاظہار

راولپنڈی دکنی پاکستان

۵

نایاب جدید کتب

(یہ کتابیں سوائے مترجم کتب نصوص کے اور کتب سے دستیاب نہیں گئی)

مجموعہ شریف ملفوظات خواجگان چشت رفق اردو۔ اس کتاب میں
 یواختہ و الجواہر میں حضرات خواجگان چشت رفق کے ملفوظات بابرکات و ارشادات کمال
 کوشش و تلاش سے بہم پہونچ کر نہایت عمدگی سے ترجمہ کر کر طبع کر کے ہیں جو کہ بیکتاب منسوب
 کلام حضرات خواجگان سے ہے اسلئے اسکی ترفیع و توصیف میں صرف استعداد لکھنا کافی ہے
 کہ بادشاہوں کا کلام۔ کلاؤں کا بادشاہ ہوتا ہے حضرات ذیل کے اسماء گرامی سے جو اسکا جام
 میں حاملہ عمدگی و نفع دہانی اس نسخہ شریف کا قیاس فرمایئے کہ جو ہر مواج اسرار الہی کے جامع
 حضرت خواجہ نیرنگ حسین الدین حسن بخاری ثم الاجیری خواجہ قلب الدین بختیار کاکلی داؤدی
 دہلوی حضرت شیم سیوخ العالم شیخ کبیر فزید الدین مسعود گنج شکر اچو دہنی عرف پاک مین
 و حضرت سلطان الشایخ سلطان نظام الدین اولیا محبوب الہی دہلوی اور حضرت طوطی بند
 امیر خسرو قدس اسرار ہم ہیں۔ بلا سائل عرض ہے کہ اس نسخہ شریف کے معاینہ سے عقائد
 اسلامی میں ایک خاص درجہ کی موافقت شرع شریف کے پیدا ہوتی ہے اور طلب حق فریادوں
 کے واسطہ اگر خاصیت اکیر حاصل ہے تو اس مجموعہ بحر المعانی کو بہت نہایت عمدہ کاغذ پر
 خوش طبع چھٹی ہے حسن سیرت کے ساتھ حسن صورت کا بھی خیال رکھا گیا ہے قیمت ہر ایک
 افادہ عالم باوجود جمع مقبول صرف ۱۱۰ (ایک روپیہ بارہ آنہ) محصول ایک چار آنہ۔
ارشاد الطائیفین۔ فارسی محشی ہم لکھنؤ شریف۔ اس نسخہ نایاب میں حضرت شیم
 جلال الدین تہانیرسی رحمت اللہ علیہ نے اُن اذکار و مراقبہ کا ذکر کیا ہے اہل حق و حق پرست
 زاکیب بخاری فانی ہیں جو آپ کے پرورش حضرت قلب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ
 اپنے مریدان با اعتماد کو تلقین فرمائے تھے۔ قیمت ۱۲۔

اسرار الاولیاء اردو۔ ترجمہ معروف ملفوظات حضرت شیخ سیوخ العالم حرقی المحبت باوصاف
 شیم فزید مسعود گنج شکر اچو دہنی رفق فرمودہ حضرت مولانا بدر الدین اسحاق غلیظہ عظم و داماد
 حضرت باوصاف رضی اللہ عنہما عجیب فیض بخش کتاب ہے۔ قیمت ۸۔

حشرہ کاملہ عربی۔ ارباب حقیقت و اصحاب طریقت اس منہر نایاب کے عرصہ دراز سے مطالعہ اور یہ نسخہ مبارک بعد صرف زبیر سیار بیہی ہمدست نہ ہوتا تھا اس غلام الفقرا کا کہ جسے چشتیان نے بھروسہ دیا ہے۔ بعد صرف ذکر تفسیر چند نسخات قلمی حاصل کر کے بعد صحت تمام طبع کیلئے۔ علم لغوی میں یہ کتاب تصنیف لطیف حضرت خواجہ غانی فی اللہ باقی البند سید کلیم اللہ جان آبادی رحمہ اللہ متین ہے تمام مسائل تصوف پر مخموی الحق اسکے معائنہ کے بعد کسی اور کتاب کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہی بچہ نسخہ۔ علم ملی مرزین بجاوشی مفیدہ قیمت ۸۔

سولح عمری۔ یہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب دہلوی رحمہ اللہ کی سولح عمری ہے جسکو جناب موصوف نے خود تحریر فرمایا ہے قیمت ۴۰ قلمی
تواریخ القوادار۔ یہ صرف لغوی حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیاء زسی رخش دہلوی رحمہ اللہ جمع فرمودہ حضرت خواجہ امیر علاء حسن سجوی رحمت اللہ علیہ جسکو حضرت مولانا نے بیش سال کامل کی محنت میں جمع کیا تھا۔ یہ وہی کتاب ہے جسکے بدلہ میں مولوی غلام محمد خان صاحب اپنی جملہ تصانیف ہر قسم نذر نام امیر موصوف کرنے سے لایا اپنی اس کتاب کا نسخہ فرمایا قیمت ۱۰۰
صحایف سلوک فارسی لکھنؤ کلام صوفیہ التیام فردا حقیقت سلوک الاولیاء صلیب شیم نصیر الدین محمد جہاں دہلی علیہ السلام غلام حضرت محبوب العالمین سلطان المشایخ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ قابل دید کتاب ہے اس میں جملہ رتحات حضرت مقدم الذکر میں جو کہ اپنے اپنے خلفاء راہبین و مریدان با اعتقاد کو تحریر فرماتے تھے۔ عبارت نہایت سلیس ہر ورقہ موافق سیدہ الخیر حضرت مصنف النوایہ اسرار الہی ہے یہ مضامین تصوف و شریع شریف نہایت عمدگی سے ادا کیے گئے ہیں۔ نہایت مفید و کاغذ اہل اسلام ہے۔ ایک جلد طلب فرما کر مستفید ہوئے۔ قیمت ایک روپیہ
مناقب سلیمانی۔ یہ عجیب کتاب ذکر حالات و عادات مبارک و عین حضرت خواجہ اولیاء خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی قاسمی قدس سرہ و رضی اللہ عنہ میں طبع و تالیف مجسم کی گئی ہے۔ اور صرف ایک ہی کتاب ہے جو حالت حیات حضرت خواجہ اولیاء میں تحریر ہوئی اور نظر الوجود حضور سے گندی اور جسکے نسبت اپنے خود اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیدنا حیدر علی سے کام لیا حضرت مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب سجوی نے یہ قیمت ۱۰۰
رسالہ علم مجلس۔ نو تصنیف کتاب۔ آداب مجلس میں۔ لڑکوں کو ضرور پڑھانا چاہیے۔ ۲۰

